بفیض: تاج دارِ اہلِ سُنّت مفتی اعظم علامہ محمد مصطفیٰ رضا نوری وحضور تاج الشریعہ علیہما الرحمۃ

زیرِ سرپرستی:

امینِ ملت حضرت ڈاکٹر **سید محمد امین میاں** برکاتی مدظلہ العالی، مارہرہ مطہرہ

سوز و اُلفت میں ڈوبی ہوئی نعت و مناقب کا دلکش مجموعہ

سفینۂ بخشش

مع

روح الفؤاد بذکریٰ خیر العباد

[نغماتِ اختر]

حضور تاج الشریعہ قاضی القضاۃ فی الہند علامہ مفتی

محمد اختر رضا خان قادری ازہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حسبِ فرمائش:

حضرت علامہ **محمد عسجد رضا خان** قادری مدظلہ العالی

ناشر: **نوری مشن** مالیگاؤں

سلسلۂ اشاعت نمبر ۱۰۴

نام کتاب : سفینۂ بخشش مع روح الفؤاد بذکریٰ خیر العباد

کلام : حضور تاج الشریعہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری

حسب فرمائش : حضرت علامہ محمد عسجد رضا خان قادری

طباعت : رضا آفسیٹ ممبئی

صفحات : ۱۲۸

اشاعت : ۱۴۳۹ھ/۲۰۱۸ء

تعداد : ۲۱۰۰

ناشر : نوری مشن مالیگاؤں

Cell. 9325028586

gmrazvi92@gmail.com

ملنے کے پتے

[۱] دارالمصطفیٰ، ازہری کامپلیکس، سوداگران، بریلی شریف

[۲] مدینہ کتاب گھر، اولڈ آگرہ روڈ، مالیگاؤں

[۳] میمن یوتھ ونگ، مالیگاؤں

[۴] رضا لائبریری، نیا بس اسٹینڈ مالیگاؤں

[۵] جماعت رضائے مصطفیٰ، ساودہ، ضلع جلگاؤں

فہرست "سفینۂ بخشش"

فہرست "روح الفؤاد بذکری خیر العباد"

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بخشش کے سفینے

خلیفۂ حضور تاج الشریعہ مفتی عاشق حسین کشمیری
مرکز الدراسات الاسلامیۃ جامعۃ الرضا، بریلی شریف

نعت گوئی سعادتوں کے سفر کا توشہ ہے اور اسلاف کا معمول۔ عاشقانِ مصطفیٰ کی ایک طویل فہرست ہے جنھوں نے نعتیں کہی ہیں اور اس کے ذریعے اپنی وارداتِ قلبی اور محبت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا والہانہ اظہار کیا ہے۔ اردو نعت گوئی کی تاریخ میں سب سے نمایاں نام امام اہل سنّت اعلیٰ حضرت امام احمد رضاؔ قادری برکاتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہے۔ جن کے مجموعہ کلام ''حدائق بخشش'' نے جذبات کے اظہار کا سلیقہ عطا کیا۔ جس میں سوزِ دل بھی ہے، جذباتِ دروں بھی ہے، وارداتِ قلبی بھی اور علم و فضل کی رعنائی و دل کشی بھی ہے۔

یہی خوبیاں وارثِ علوم اعلیٰ حضرت نبیرۂ اعلیٰ حضرت ثانی حجۃ الاسلام جانشین حضور مفتی اعظم تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کلام میں پائی جاتی ہیں۔ آپ کے اشعار میں محبت و الفت کا بحر بیکراں موجیں مار رہا ہے۔ لفظ لفظ عشق و الفت رسول کا آئینہ دار ہے۔ ہر ہر مصرع فنی خوبیوں سے آراستہ و پیراستہ ہے۔ جن میں نغمگی، صوتی ہم آہنگی، موزونیت، صنائع بدائع کا برمحل استعمال بھی ہے۔

نغماتِ اختر جن کی اشاعت درجنوں مرتبہ عمل میں آئی ''سفینۂ بخشش'' کے نام سے مقبولِ عام ہیں۔ ہر ہر کلام شعر و ادب کے فنی محاکات سے لبریز اور متاعِ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ترجمان و اعلیٰ حضرت کے کلام عرفاں طراز کا پرتو ہے۔ سفینۂ

بخشش میں حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قلب مصطفیٰ کا سوز، درد، تڑپ، کسک، وارفتگی، شیفتگی، برجستگی، روانی، ندرتِ بیان، سلاستِ زبان کا جہان آباد ہے۔ آپ بھی پڑھیں اور دیکھیں کہ ہر ہر شعر دل میں اترتا اور عشق رسول کی آنچ کو تیز کرتا محسوس ہوگا۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے فرمایا تھا ؎

قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی
یعنی رہے احکامِ شریعت ملحوظ

یہی خوبی حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کلام میں پائی جاتی ہے۔ آپ کا کلام کتاب وسنت کی تعلیمات کا ترجمان ہے۔ افراط وتفریط سے پاک ہے۔ فکر محکم وشرعی اقدار وار دو ادب کا نکھار اور فن شاعری کا سنگار ہے۔

آپ کے اردو کلام کے ساتھ ساتھ عربی کلام نے بھی بڑی شہرت ومقبولیت پائی۔ عربی کلام کا مطالعہ بھی بڑا دل پذیر ہے۔ ایمان کی حلاوت بڑھاتا ہے اور نورِ قلب ونگاہ میں اضافہ کرتا ہے۔ لفظ لفظ خوشبو اور حرف حرف روشنی ہے۔ ایسا کہ اہل زباں سر دُھنیں۔ جن سے عقیدے کو تازگی اور عقیدت کو توانائی ملتی ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد؛ فیضِ اعلیٰ حضرت اور حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عربی شعری وادبی مہارت پر مشاہدہ ان لفظوں میں تحریر کرتے ہیں:

”(اعلیٰ حضرت کے) جانشین، ان کے پر پوتے (تاج الشریعہ) علامہ اختر رضا خاں ازہری ہیں…… بڑے متقی اور عالمِ باعمل ۱۹۸۳ء میں پاکستان تشریف لائے…… ازراہِ کرم غریب خانے پر ٹھٹھہ بھی تشریف لائے…… ایک عربی نعت کی فرمائش کی، قلم برداشتہ اُسی وقت لکھ دی…… اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ عربی زبان نے (امام) احمد رضا کے گھرانے میں گھر کر رکھا ہے…… یہ اس گھرانے کا امتیازِ خاص ہے……“

(اجالا، ص ۲۲، مطبوعہ نوری مشن مالیگاؤں ۲۰۱۴ء)

الحمدللہ! سفینۂ بخشش کا یہ ایڈیشن مزید اضافے کے ساتھ نوری مشن مالیگاؤں سے شائع ہو رہا ہے۔ جس میں حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ۱۸/عربی کلام شامل کیے گئے ہیں، جن کی علیٰحدہ سے اشاعت جانشین تاج الشریعہ حضور عسجد میاں دامت برکاتہ (سربراہ اعلیٰ جامعۃ الرضا بریلی شریف) کے زیر اہتمام جامعۃ الرضا بریلی شریف سے بھی ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ نوری مشن مالیگاؤں کی اس سعی کو قبول فرمائے۔ حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس مجموعہ کلام کے ذریعے محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سوغات خوب عام ہو۔ ان کا فیض جمیع اہلسنّت پر جاری رہے اور مسلک اعلیٰ حضرت کی خوشبو بزم عقیدہ وعقیدت کو مہکاتی رہے ؎

مسلک اعلیٰ حضرت سلامت رہے
ایک پہچان دین نبی کے لیے

آمین بجاہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

عاشق حسین کشمیری
شیخ التفسیر و ناظم تعلیمات
جامعۃ الرضا، بریلی شریف
۲۹/ذی قعدہ ۱۴۳۹ھ

جہاں بانی عطا کردیں

جہاں بانی عطا کردیں بھری جنت ہبہ کردیں
نبی مختار کل ہیں جس کو جو چاہیں عطا کردیں

جہاں میں ان کی چلتی ہے وہ دم میں کیا سے کیا کردیں
زمیں کو آسماں کردیں ثریا کو ثرا کردیں

فضا میں اڑنے والے یوں نہ اترائیں ندا کردیں
وہ جب چاہیں جسے چاہیں اسے فرماں روا کردیں

مری مشکل کو یوں آساں مرے مشکل کشا کردیں
ہر اک موج بلا کو میرے مولیٰ ناخدا کردیں

منور میری آنکھوں کو مرے شمس الضحیٰ کردیں
غموں کی دھوپ میں وہ سایۂ زلف دوتا کردیں

عطا ہو بیخودی مجھ کو خودی میری ہوا کردیں
مجھے یوں اپنی اُلفت میں مرے مولیٰ فنا کردیں

جہاں میں عام پیغام شہ احمد رضا کردیں
پلٹ کر پیچھے دیکھیں پھر سے تجدید وفا کردیں

نبی سے جو ہو بیگانہ اسے دل سے جدا کردیں
پدر، مادر، برادر، مال و جاں ان پر فدا کردیں

تبسم سے گماں گزرے شب تاریک پر دن کا
ضیاء رخ سے دیواروں کو روشن آئینہ کردیں

کسی کو وہ ہنساتے ہیں کسی کو وہ رلاتے ہیں
وہ یوں ہی آزماتے ہیں وہ اب تو فیصلہ کردیں

گلِ طیبہ میں مل جاؤں گلوں میں مل کے کھل جاؤں
حیات جاودانی سے مجھے یوں آشنا کردیں

انہیں منظور ہے جب تک یہ دور آزمائش ہے
نہ چاہیں تو ابھی وہ ختم دور ابتلا کردیں

سگ آوارۂ صحرا سے اکتا سی گئی دنیا
بچاؤ اب زمانے کا سگان مصطفیٰ کردیں

مجھے کیا فکر ہو اخترؔ مرے یاور ہیں وہ یاور
بلاؤں کو جو میری خود گرفتار بلا کردیں

زندگی یہ نہیں ہے کسی کے لئے

زندگی یہ نہیں ہے کسی کے لئے
زندگی ہے نبی کی نبی کے لئے

ناسمجھ مرتے ہیں زندگی کے لئے
جینا مرنا ہے سب کچھ نبی کے لئے

چاندنی چار دن ہے سبھی کے لئے
ہے سدا چاند عبدالنبی کے لئے

”انت فیھم“ کے دامن میں منکر بھی ہیں
ہم رہے عشرتِ دائمی کے لئے

عیش کر لو یہاں منکرو چار دن
مر کے ترسو گے اس زندگی کے لئے

داغِ عشق نبی لے چلو قبر میں
ہے چراغ لحد روشنی کے لئے

نقشِ پائے سگانِ نبی دیکھئے
یہ پتہ ہے بہت رہبری کے لئے

مسلک اعلیٰ حضرت سلامت رہے
ایک پہچان دین نبی کے لئے

مسلک اعلیٰ حضرت پہ قائم رہو
زندگی دی گئی ہے اسی کے لئے

صلح کلی نبی کا نہیں سنیو!
سنی مسلم ہے سچا نبی کے لئے

وہ بلاتے ہیں کوئی یہ آواز دے
دم میں جا پہنچوں میں حاضری کے لئے

اے نسیم صبا ان سے کہہ دے شہا
مضطرب ہے گدا حاضری کے لئے

جن کے دل میں ہے عشقِ نبی کی چمک
وہ ترستے نہیں چاندنی کے لئے

جن کے دل میں ہیں جلوے ترے عشق کے
چشمۂ نور ہیں روشنی کے لئے

جن کے دل میں ہیں جلوے ترے عشق کے
وہ ہیں نجم زماں روشنی کے لئے

اخترؔ قادری خلد میں چل دیا
خلد وا ہے ہر اک قادری کے لئے

ابرِ کرم گیسوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ابر کرم گیسوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
دونوں حرم ابروئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سب سے انوکھا موئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم — سب سے نرالی کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سب کی نظر ہے سوئے کعبہ — کعبہ تکے ہے روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کعبے کو کس نے بنایا قبلہ — کعبے کا کعبہ روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سجدۂ سر ہے سوئے کعبہ — سجدۂ دل ہے سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سارے چمن میں کس کی خوشبو — خوشبو ہے خوشبوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کس کی چمک ہے پیکرِ گل میں — گل میں کِھلا ہے روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
دھارے چلے ہر انگلی سے ان کی — دیکھو وہ نکلی جوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کس کا مو دیتا ہے گواہی — موئے محمد، موئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
زندہ ہے واللہ! زندہ ہے واللہ! — جانِ دو عالم روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
رشکِ طیبہ کیا ہے دکھاوں — دیکھو قدِ دل جوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
بھینی بھینی خوشبو لہکی — کھل گئے جب گیسوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
یہ رہ مہکی وہ رہ مہکی — کھل گئے جب گیسوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اخترؔ خستہ چل دے جناں کو
باغِ جناں ہے کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مصطفائے ذات یکتا آپ ہیں

مصطفائے ذات یکتا آپ ہیں
یک نے جس کو یک بنایا آپ ہیں

آپ جیسا کوئی ہو سکتا نہیں
اپنی ہر خوبی میں تنہا آپ ہیں

آب و گِل میں نور کی پہلی کرن
جانِ آدم جانِ حوا آپ ہیں

حسنِ اوّل کی نمودِ اوّلیں
بزم آخر کا اجالا آپ ہیں

لا مکاں تک جس کی پھیلی روشنی
وہ چراغ عالم آرا آپ ہیں

ہے نمک جس کا خمیر حسن میں
وہ ملیح حسن آرا آپ ہیں

زیب و زین خاک و فخر خاکیاں
زینت عرش معلیٰ آپ ہیں

نازش عرش و وقار عرشیاں
صاحب قوسین و ادنیٰ آپ ہیں

آپ کی طلعت خدا کا آئینہ
جس میں چمکے حق کا جلوہ آپ ہیں

آپ کی رویت ہے دیدار خدا
جلوہ گاہ حق تعالیٰ آپ ہیں

آپ کو رب نے کیا اپنا حبیب
ساری خلقت کا خلاصہ آپ ہیں

آپ کی خاطر بنائے دو جہاں
اپنی خاطر جو بنایا آپ ہیں

جاں توئی جاناں قرار جاں توئی
جان جاں جان مسیحا آپ ہیں

پیکر ہر شے میں جاں بن کر نہاں
پردوں پردوں میں ہویدا آپ ہیں

آپ سے خود آپ کا سائل ہوں میں
جان جاں میری تمنا آپ ہیں

آپ کی طلعت کو دیکھا جان دی
قبر میں پہنچا تو دیکھا آپ ہیں

بر درت آمد گدا بہر سوال
ہو بھلا اخترؔ کا داتا آپ ہیں

وجہ نشاط زندگی راحت جاں تم ہی تو ہو

وجہ نشاط زندگی راحت جاں تم ہی تو ہو
روح روان زندگی جان جہاں تم ہی تو ہو

تم جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا تم جو نہ ہو تو کچھ نہ ہو
جانِ جہاں تم ہی تو ہو جانِ جناں تم ہی تو ہو

تاج وقار خاکیاں نازش عرش و عرشیاں
فخر زمین و آسماں فخر زماں تم ہی تو ہو

کس سے کروں بیان غم کون سنے فغانِ غم
پاؤں کہاں امانِ غم امن و اماں تم ہی تو ہو

روح روان زندگی تاب و توان زندگی
امن و امان زندگی شاہ شہاں تم ہی تو ہو

تم ہو چراغ زندگی تم ہو جہاں کی روشنی
مہر و مہ و نجوم میں جلوہ کناں تم ہی تو ہو

تم سے جہان رنگ و بو تم ہو چمن کی آبرو
جان بہار گلستاں سرو چماں تم ہی تو ہو

تم ہو قوام زندگی تم سے ہے زندگی بنی
تم سے کہے ہے زندگی روح رواں تم ہی تو ہو

اصل شجر میں ہو تم ہی، نخل و ثمر میں ہو تم ہی
ان میں عیاں تم ہی تو ہو ان میں نہاں تم ہی تو ہو

تم ہو نمود اولیں شمع ابد بھی ہو تم ہی
شاہ زمن یہاں وہاں سکہ نشاں تم ہی تو ہو

اخترؔ کی ہے مجال کیا محشر میں سب ہیں دم بخود
سب کی نظر تم ہی پہ ہے سب کی زباں تم ہی تو ہو

کاش گنبدِ خضرا دیکھنے کو مل جاتا

داغِ فرقتِ طیبہ قلبِ مضمحل جاتا
کاش گنبدِ خضرا دیکھنے کو مل جاتا

میرا دَم نکل جاتا ان کے آستانے پر
ان کے آستانے کی خاک میں مَیں مل جاتا

میرے دل سے دُھل جاتا داغِ فرقتِ طیبہ
طیبہ میں فنا ہو کر طیبہ میں ہی مل جاتا

موت لے کے آجاتی زندگی مدینے میں
موت سے گلے مل کر زندگی میں مل جاتا

خلد زارِ طیبہ کا اس طرح سفر ہوتا
پیچھے پیچھے سر جاتا آگے آگے دل جاتا

دل پہ جب کرن پڑتی ان کے سبز گنبد کی
اس کی سبز رنگت سے باغ بن کے کھل جاتا

فرقتِ مدینہ نے وہ دیئے مجھے صدمے
کوہ پر اگر پڑتے، کوہ بھی تو ہل جاتا

دل مرا بچھا ہوتا ان کی رہ گزاروں میں
ان کے نقشِ پا سے یوں مل کے مستقل جاتا

دل پہ وہ قدم رکھتے نقشِ پا یہ دل بنتا
یا تو خاکِ پا بن کر پا سے متصل جاتا

وہ خرام فرماتے میرے دیدہ و دل پر
دیدہ میں فدا کرتا صدقے میرا دل جاتا

چشم تر وہاں بہتی، دل کا مدعا کہتی
آہ با ادب رہتی، مونھ میرا سِل جاتا

در پہ دل جھکا ہوتا، اذن پا کے پھر بڑھتا
ہر گناہ یاد آتا، دل خجل خجل جاتا

میرے دل میں بس جاتا جلوہ زار طیبہ کا
داغِ فرقت طیبہ پھول بن کے کھل جاتا

ان کے در پہ اخترؔ کی حسرتیں ہوئیں پوری
سائل درِ اقدس کیسے منفعل جاتا

سب مدینے چلیں

تم چلو ہم چلیں سب مدینے چلیں
جانب طیبہ سب کے سفینے چلیں

میکشو! آؤ آؤ مدینے چلیں
بادۂ خلد کے جام پینے چلیں

جی گئے وہ مدینے میں جو مر گئے
آؤ ہم بھی وہاں مر کے جینے چلیں

زندگی اب سر زندگی آ گئی
آخری وقت ہے اب مدینے چلیں

شوق طیبہ نے جس دم سہارا دیا
چل دیئے ہم کہا بے کسی نے چلیں

طائرِ جاں مدینے کو جب اُڑ چلا
زندگی سے کہا زندگی نے چلیں

جان نو راہِ جاناں میں یوں مل گئی
آنکھ میچی کہا بے خودی نے چلیں

راہِ طیبہ میں جب ناتواں رہ گئے
دل کو کھینچا کہا بے کلی نے چلیں

خاکِ طیبہ میں اپنی جگہ ہوگئی
خوب مژدہ سنایا خوشی نے چلیں

بے تکلف شہ دو جہاں چل دیئے
سادگی سے کہا جب کسی نے چلیں

اگلے پچھلے سبھی خلد میں چل دیئے
روز محشر کہا جب نبی نے چلیں
ان کی شان کرم کی کشش دیکھنا
کاسہ لے کر کہا خسروی نے چلیں
اخترؔ خستہ بھی خلد میں چل دیا
جب صدا دی اسے مرشدی نے چلیں

وہ ابلا چشمہ شربت کا

لب کوثر ہے میلہ تشنہ کامان محبت کا
وہ ابلا دست ساقی سے وہ ابلا چشمہ شربت کا
یہ عالم انبیاء پر ان کے سرور کی عنایت کا
جسے دیکھو لئے جاتا ہے پروانہ شفاعت کا
پلا دے اپنی نظروں سے چھلکتا جام رویت کا
شہ کوثر ترحم تشنہ جاتا ہے زیارت کا
وہی جو رحمۃ للعالمیں ہیں جانِ عالم ہیں
بڑا بھائی کہے ان کو کوئی اندھا بصیرت کا
مہ و خورشید و انجم میں چمک اپنی نہیں کچھ بھی
اجالا ہے حقیقت میں انہیں کی پاک طلعت کا
بھٹکتا یوں پھرے کب تک تمہارا اخترؔ خستہ
دکھا دو راستہ اس کو خدارا شہر اُلفت کا

ہمیں اب دیکھنا ہے حوصلہ خورشید محشر کا

وہ بڑھتا سایۂ رحمت چلا زلف معنبر کا
ہمیں اب دیکھنا ہے حوصلہ خورشید محشر کا

جو بے پردہ نظر آجائے جلوہ روئے انور کا
ذرا سا منہ نکل آئے ابھی خورشید خاور کا

شہِ کوثر ترحم تشنۂ دیدار جاتا ہے
نظر کا جام دے پردہ رخ پر نور سے سرکا

ادب گاہیست زیرِ آسماں از عرش نازک تر
یہاں آتے ہیں یوں عرشی کہ آوازہ نہیں پر کا

ہماری سمت وہ مہر مدینہ مہرباں آیا
ابھی کھل جائے گا سب حوصلہ خورشید محشر کا

چمک سکتا ہے تو چمکے مقابل ان کی طلعت کے
ہمیں بھی دیکھنا ہے حوصلہ خورشید محشر کا

رواں ہو سلسبیل عشق سرور میرے سینے میں
نہ ہو پھر نار کا کچھ غم نہ ڈر خورشید محشر کا

ترا ذرہ وہ ہے جس نے کھلائے اَن گنت تارے
ترا قطرہ وہ ہے جس سے ملا دھارا سمندر کا

بتانا تھا کہ نیچر ان کے زیر پا مسخر ہے
بنا پتھر میں یوں نقش کفِ پا میرے سرور کا

وہ ظاہر کے بھی حاکم ہیں وہ باطن کے بھی سلطاں ہیں
نرالا طور سلطانی ہے شاہوں کے سکندر کا

یہ سن لیں سایۂ جسم پیمبر ڈھونڈنے والے
بشر کی شکل میں دیگر ہے وہ پیکر پیمبر کا

وہ ظل ذات رحماں ہیں نبوت کے مہ تاباں
نہ ظل کا ظل کہیں دیکھا نہ سایہ ماہ و اخترؔ کا

غم ہستی نے ہمیں خون رلایا ہوگا

جب کبھی ہم نے غم جاناں کو بھلایا ہوگا
غم ہستی نے ہمیں خون رلایا ہوگا

دامن دل جو سوئے یار کھنچا جاتا ہے
ہو نہ ہو اس نے مجھے آج بلایا ہوگا

آنکھ اٹھا کر تو ذرا دیکھ مرے دل کی طرف
تیری یادوں کا چمن دل میں سجایا ہوگا

گردشِ دور ہمیں چھیڑ نہ اتنا ورنہ
اپنے نالوں سے ابھی حشر اٹھایا ہوگا

ڈوب جائے نہ کہیں غم میں ہمارے عالم
ہم جو رو دیں گے تو بہتا ہوا دریا ہوگا

سوچیے کتنا حسیں ہوگا وہ لحظہ اخترؔ
سر بالیں پہ دم مرگ وہ آیا ہوگا

تیرا آقا شہنشاہ کونین ہے

ہر نظر کانپ اُٹھے گی محشر کے دن خوف سے ہر کلیجہ دہل جائے گا
پر یہ نازان کے بندے کا دیکھیں گے سب تھام کر ان کا دامن مچل جائے گا

موج کترا کے ہم سے چلی جائے گی رُخ مخالف ہوا کا بدل جائے گا
جب اشارہ کریں گے وہ ناخدا اپنا بیڑا بھنور سے نکل جائے گا

یوں تو جیتا ہوں حکم خدا سے مگر میرے دل کی ہے ان کو یقیناً خبر
حاصل زندگی ہوگا وہ دن مرا ان کے قدموں پہ جب دَم نکل جائے گا

رب سلّم وہ فرمانے والے ملے کیوں ستاتے ہیں اے دل تجھے وسوسے
پل سے گزریں گے ہم وجد کرتے ہوئے کون کہتا ہے پاؤں پھسل جائے گا

اخترؔ خستہ کیوں اتنا بے چین ہے تیرا آقا شہنشاہِ کونین ہے
لو لگا تو سہی شاہ لولاک سے غم مسرت کے سانچے میں ڈھل جائے گا

تمہارے ذرے کے پرتو ستارہائے فلک

جھکے نہ بارِ صد احساں سے کیوں بنائے فلک
تمہارے ذرے کے پر تو ستارہائے فلک

یہ خاک کوچۂ جاناں ہے جس کے بوسہ کو
نہ جانے کب سے ترستے ہیں دیدہائے فلک

عفو و عظمت خاک مدینہ کیا کہئے
اسی تراب کے صدقے ہے اعتدائے فلک

یہ ان کے جلوے کی تھیں گرمیاں شب اسریٰ
نہ لائے تاب نظر بھکے دیدہائے فلک

قدم سے ان کے سر عرش بجلیاں چمکیں
کبھی تھے بند کبھی وا تھے دیدہائے فلک

میں کم نصیب بھی تیری گلی کا کتا ہوں
نگاہ لطف ادھر ہو نہ یوں ستائے فلک

یہ کس کے در سے پھرا ہے تو نجدی بے دیں
برا ہو تیرا ترے سر پہ گر ہی جائے فلک

جو نام لے شہِ عرش بریں کا تو اخترؔ
بصد ادب پے تسلیم سرجھکائے فلک

مناجات کی رات

آج کی رات ضیاؤں کی ہے بارات کی رات
فضل نوشاہ دو عالم کے بیانات کی رات

شب معراج وہ اَوْحیٰ کے اشارات کی رات
کون سمجھائے وہ کیسی تھی مناجات کی رات

چھائی رہتی ہیں خیالوں میں تمہاری زلفیں
کوئی موسم ہو یہاں رہتی ہے برسات کی رات

رند پیتے ہیں تری زلف کے سائے میں سدا
کوئی موسم ہو یہاں رہتی ہے برسات کی رات

رُخ تابان نبی زلف معنبر پہ فدا
روز تابندہ یہ مستی بھری برسات کی رات

دل کا ہر داغ چمکتا ہے قمر کی صورت
کتنی روشن ہے رُخ شہ کے خیالات کی رات

ہر شب ہجر لگی رہتی ہے اشکوں کی جھڑی
کوئی موسم ہو یہاں رہتی ہے برسات کی رات

جس کی تنہائی میں وہ شمع شبستانی ہو
رشک صد بزم ہے اس رند خرابات کی رات

بلبل باغ مدینہ کو سنا دے اخترؔ
آج کی شب ہے فرشتوں سے مباہات کی رات

کبھی رہتے وہ اس گھر میں

تلاطم ہے یہ کیسا آنسوؤں کا دیدۂ تر میں
یہ کیسی موجیں آئی ہیں تمنا کے سمندر میں

ہجوم شوق کیسا انتظار کوئے دلبر میں
دل شیدا سماتا کیوں نہیں اب پہلو و بر میں

تجسس کروٹیں کیوں لے رہا ہے قلب مضطر میں
مدینہ سامنے ہے بس ابھی پہنچا میں دَم بھر میں

یہ بخشیں ہورہی ہیں میرے دل میں پہلو و بر میں
کہ دیکھیں کون پہنچے آگے آگے شہر دلبر میں

مدینے تک پہنچ جاتا کہاں طاقت تھی یہ پر میں
یہ سرور کا کرم ہے، ہے جو بلبل باغ سرور میں

مدینے کی وہ مرگ جاں فزا گر ہے مقدر میں
اَمر ہوجائیں گے مرکے دیارِ روح پرور میں

جو تو اے طائر جاں کام لیتا کچھ بھی ہمت سے
نظر بن کر پہنچ جاتے تجلی گاہ سرور میں

اجالے میں گے ہوتے تجلی گاہ سرور کے
نظر سے چھپ کے ہم رہتے تجلی گاہ سرور میں

نہ رکھا مجھ کو طیبہ کی قفس میں اس ستم گر نے
ستم کیسا ہوا بلبل پہ یہ قید ستم گر میں

ستم سے اپنے مٹ جاؤ گے تم خود اے ستم گارو
سنو ہم کہہ رہے ہیں بے خطر دورِ ستم گر میں

گزر گاہوں میں ان کی میں بچھاتا دیدہ و دل کو
قدم سے نقش بنتے میرے دل میں دیدۂ تر میں

بناتے جلوہ گاہ ناز میرے دیدہ و دل کو
کبھی رہتے وہ اِس گھر میں، کبھی رہتے وہ اُس گھر میں

مدینے سے رہیں خود دور اس کو روکنے والے
مدینے میں خود اخترؔ ہے، مدینہ چشمِ اخترؔ میں

کچھ ایسا کردے مرے کردگار آنکھوں میں

کچھ ایسا کردے مرے کردگار آنکھوں میں
کہ جلوہ گر رہے وہ گل عِذار آنکھوں میں

وہ لالہ رخ ہو اگر جلوہ بار آنکھوں میں
بہارِ لالہ ہو پھر پائیدار آنکھوں میں

نظر یہ کہتی ہے بے اختیار آنکھوں میں
انہیں جو دیکھے وہی ہے ہزار آنکھوں میں

انہیں نہ دیکھا تو کس کام کی ہیں یہ آنکھیں
کہ دیکھنے کی ہے ساری بہار آنکھوں میں

ابھی ہو روکشِ عرشِ بریں نظر میری
جو آئے عرش نشیں تاج دار آنکھوں میں

نظر ہے رشکِ نظر افتخار آنکھوں میں
جسے کرے وہ نظر اختیار آنکھوں میں

کرم سے جلوہ کرے جب نگار آنکھوں میں
کھنچ آئے ساری چمن کی بہار آنکھوں میں

بنائیں دل کو وہ گھر رہ گزار آنکھوں میں
نظر ہو قدموں پہ ان کے نثار آنکھوں میں

کھنچ آئی جان پئے انتظار آنکھوں میں
کرم سے لیجئے اب تو قرار آنکھوں میں

بسے ہیں جب سے مدینے کے خار آنکھوں میں
ہوا ہے صحنِ چمن خار زار آنکھوں میں

گزر ہو ان کا کبھی بے قرار آنکھوں میں
گہر ہوں نذرِ قدم اشکبار آنکھوں میں

پھر آئیں دن میرے اخترؔ شبِ حضوری میں
کرم سے جلوہ کرے جب نگار آنکھوں میں

نگاہِ مفتی اعظم کی ہے یہ جلوہ گری
چمک رہا ہے جو اخترؔ ہزار آنکھوں میں

تیری چوکھٹ پہ جو سر اپنا جھکا جاتے ہیں

تیری چوکھٹ پہ جو سر اپنا جھکا جاتے ہیں
ہر بلندی کو وہی نیچا دکھا جاتے ہیں

سرفرازی اجل ان کو ملا کرتی ہے
نخوت سر جو ترے در پہ مٹا جاتے ہیں

ڈوبے رہتے ہیں تیری یاد میں جو شام و سحر
ڈوبتوں کو وہی ساحل سے لگا جاتے ہیں

اے مسیحا ترے بیمار ہیں ایسے بیمار
جہاں بھر کا دکھ درد مٹا جاتے ہیں

مرنے والے رخِ زیبا پہ تیرے جان جہاں
عیش جاوید کے اسرار بتا جاتے ہیں

آسماں تجھ سے اُٹھائے نہ اُٹھیں گے سن لے
ہجر کے صدمے جو عشاق اُٹھا جاتے ہیں

ذکر سرکار بھی کیا آگ ہے جس سے سُنّی
بیٹھے بیٹھے دلِ نجدی کو جلا جاتے ہیں

جن کو شیرینی میلاد سے گھن آتی ہے
آنکھ کے اندھے انہیں کوّا کھلا جاتے ہیں

دشت طیبہ میں نہیں کیل کا کھٹکا اخترؔ
نازک اندام وہاں برہنہ پا جاتے ہیں

ان کے در کی بھیک اچھی

بوالہوس سن سیم و زر کی بندگی اچھی نہیں
ان کے در کی بھیک اچھی، سروری اچھی نہیں

سروری کیا چیز ہے ان کی گدائی کے حضور
ان کے در کی بھیک اچھی، سروری اچھی نہیں

ان کی چوکھٹ چوم کر خود کہہ رہی ہے سروری
ان کے در کی بھیک اچھی، سروری اچھی نہیں

سروری خود ہے بھکارن بندگان شاہ کی
ان کے در کی بھیک اچھی، سروری اچھی نہیں

سروری پاکر بھی کہتے ہیں گدایانِ حضور
ان کے در کی بھیک اچھی، سروری اچھی نہیں

تاج خود را کاسہ کردہ گوید ایں جا تاجور
ان کے در کی بھیک اچھی، سروری اچھی نہیں

تاج کو کاسہ بناکر تاجور کہتے ہیں یوں
ان کے در کی بھیک اچھی، سروری اچھی نہیں

مفتیٔ اعظم یکے از مردمانِ مصطفیٰ
اس رضائے مصطفیٰ سے دُشمنی اچھی نہیں

حجۃ الاسلام اے حامد رضا بابائے من
تم کو بن دیکھے ہماری زندگی اچھی نہیں

خاکِ طیبہ کی طلب میں خاک ہو یہ زندگی
خاکِ طیبہ اچھی اپنی زندگی اچھی نہیں

آرزو مندان گل کانٹوں سے بچتے ہیں کہیں
خارِ طیبہ سے تری پہلو تہی اچھی نہیں

دشتِ طیبہ کے فدائی سے جناں کا تذکرہ
جو رُلا دے خون ایسی دل لگی اچھی نہیں

دشتِ طیبہ چھوڑ کر میں سیر جنت کو چلوں
رہنے دیجے شیخ جی دیوانگی اچھی نہیں

جو جنونِ خلد میں کوّوں کو دے بیٹھے دھرم
ایسے اندھے شیخ جی کی پیروی اچھی نہیں

عقل چوپایوں کو دے بیٹھے حکیم تھانوی
میں نہ کہتا تھا کہ صحبت دیو کی اچھی نہیں

یادِ جاناں میں معاذاللہ ہستی کی خبر
یادِ جاناں میں کسی سے آگہی اچھی نہیں

شام ہجراں میں ہمیں ہے جستجو اس مہر کی
چودھویں کے چاند تیری چاندنی اچھی نہیں

طوق تہذیب فرنگی توڑ ڈالو مومنو!
تیرگی انجام ہے، یہ روشنی اچھی نہیں

شاخ گل پر ہی بنائیں گے عنادل آشیاں
برق سے کہہ دو کہ ہم سے ضد تری اچھی نہیں

جو پیا کو بھائے اخترؔ وہ سہانا راگ ہے
جس سے نا خوش ہوں پیا وہ راگنی اچھی نہیں

کچھ کریں اپنے یار کی باتیں

کچھ کریں اپنے یار کی باتیں
کچھ دل داغ دار کی باتیں

ہم تو دل اپنا دے ہی بیٹھے ہیں
اب یہ کیا اختیار کی باتیں

میں بھی گزرا ہوں دور اُلفت سے
مت سنا مجھ کو پیار کی باتیں

اہل دل ہی یہاں نہیں کوئی
کیا کریں حال زار کی باتیں

پی کے جام محبت جاناں
اللہ اللہ خمار کی باتیں

مر نہ جانا متاع دنیا پر
سن کے تو مال دار کی باتیں

یوں نہ ہوتے اسیر ذلت تم
سنتے گر ہوشیار کی باتیں

ہر گھڑی وجد میں رہے اخترؔ
کیجئے اس دیار کی باتیں

چشمِ التفات

جو ان کی طرف مری چشمِ التفات نہیں
کوئی یہ ان سے کہے چین ساری رات نہیں

بجز نگاہِ کرم کے تو کچھ نہیں مانگا
بگڑتے کیوں ہو بگڑنے کی کوئی بات نہیں

بہت ہیں جینے کے انداز پر مرے ہمدم
مزہ نہ ہو جو خودی کا تو کچھ حیات نہیں

بوقتِ نزع یاں للچا کے دیکھتا کیا ہے
یہ دار فانی ہے راہی اسے ثبات نہیں

اُٹھا جو اخترؔ خستہ جہاں سے کیا غم ہے
مجھے بتاؤ عزیزو! کسے ممات نہیں

قسم خدا کی شہا کامیاب ہوجاؤں

تمہارے در پہ جو میں باریاب ہوجاؤں
قسم خدا کی شہا کامیاب ہو جاؤں

جو پاؤں بوسۂ پائے حضور کیا کہنا
میں ذرہ شمس و قمر کا جواب ہو جاؤں

مری حقیقت فانی بھی کچھ حقیقت ہے
مروں تو آج خیال اور خواب ہوجاؤں

جہاں کے قوس قزح سے فریب کھائے کیوں
میں اپنے قلب و نظر کا حجاب ہو جاؤں

جہاں کی بگڑی اسی آستاں پہ بنتی ہے
میں کیوں نہ وقف در آں جناب ہو جاؤں

تمہارا نام لیا ہے تلاطم غم میں
میں اب تو پار رسالت مآب ہو جاؤں

یہ میری دوری بدل جائے قرب سے اخترؔ
اگر وہ چاہیں تو میں باریاب ہو جاؤں

چاند سے ان کے چہرے پر گیسوئے مشک فام دو

چاند سے ان کے چہرے پر گیسوئے مشک فام دو
ایک انوکھی ہے سحر جس سے بہم ہیں شام دو

ان کی جبین ناز پر زُلفِ سیاہ بکھر گئی
شب کے حسین پردے میں چمکے مہِ تمام دو

دونوں طرف ہیں چہرے پر گیسوئے مشک فام دو
جمع ہے ایک آن میں ضدیں صباح و شام دو

تلووں کے ان سے ہے بندھی شمس و قمر کی روشنی
ہیں یہ انہی کی تابشیں ہیں یہ انہی کے نام دو

پی کے پلا کے میکشو! تلچھٹ درون جام دو
قطرہ دو قطرہ یوں ہی سی کچھ تو برائے نام دو

ان کی امان میں دیئے جن کے کرم سے مل گئے
ان کے چمن کے پاسباں حسام اور ہمام دو

یہ دونوں بے خطر رہیں اسلام کی سپر رہیں
اعدائے دین پر رہیں شمشیر بے نیام دو

کشتی میری حیات کی اب تو کنارے لگ گئی
کہتی ہے تم سے زندگی اب تو مئے دوام دو

میدانِ نعت شاہِ دیں، اخترؔ ہے پرخطر زمیں
یہ مجلسِ غزل نہیں منہ کو ذرا لگام دو

لب جاں بخش کا صدقہ دے دو

لب جاں بخش کا اے جاں مجھے صدقہ دے دو
مژدۂ عیش ابد جان مسیحا دے دو
غم ہستی کا مداوا مرے مولیٰ دے دو
بادۂ خاص کا اک جام چھلکتا دے دو
غرق ہوتی ہوئی ناؤ کو سہارا دے دو
موج تھم جائے خدارا یہ اشارہ دے دو
ہم گنہگار سہی حضرت رضواں لیکن
ان کے بندے ہیں جناں حق ہے ہمارا دے دو
تپش مہر قیامت کو سہیں ہم کیسے
اپنے دامانِ کرم کا ہمیں سایہ دے دو
بھول جائے جسے پی کر غم دوراں اختؔر
ساقی کوثر و تسنیم وہ صہبا دے دو

اپنے در پہ جو بلاؤ تو بہت اچھا ہو

اپنے در پہ جو بلاؤ تو بہت اچھا ہو
میری بگڑی جو بناؤ تو بہت اچھا ہو
قید شیطاں سے چھڑاؤ تو بہت اچھا ہو
مجھ کو اپنا جو بناؤ تو بہت اچھا ہو

گردش دور نے پامال کیا مجھ کو حضور
اپنے قدموں میں سلاؤ تو بہت اچھا ہو
یوں تو کہلاتا ہوں بندہ میں تمہارا لیکن
اپنا کہہ کے جو بلاؤ تو بہت اچھا ہو

غم پیہم سے یہ بستی مری ویران ہوئی
دل میں اب خود کو بساؤ تو بہت اچھا ہو
کیف اس بادۂ گلنار سے ملتا ہی نہیں
اپنی آنکھوں سے پلاؤ تو بہت اچھا ہو

تم تو مردوں کو جِلا دیتے ہو میرے آقا
میرے دل کو بھی جِلاؤ تو بہت اچھا ہو
جس نے شرمندہ کیا مہر و مہ و انجم کو
اک جھلک پھر وہ دکھاؤ تو بہت اچھا ہو

رو چکا یوں تو میں اوروں کے لئے خوب مگر
اپنی اُلفت میں رُلاؤ تو بہت اچھا ہو
یوں نہ اخترؔ کو پھراؤ مرے مولیٰ در در
اپنی چوکھٹ پہ بٹھاؤ تو بہت اچھا ہو

درِ جاناں پہ فدائی کو اجل آئی ہو

در جاناں پہ فدائی کو اجل آئی ہو
زندگی آ کے جنازے پہ تماشائی ہو

تیری صورت جو تصور میں اُتر آئی ہو
پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہو

نیک ساعت سے اجل عیش ابد لائی ہو
در جاناں پہ کوئی محو جبیں سائی ہو

سنگ در پر ترے یوں ناصیہ فرسائی ہو
خود کو بھولا ہوا جانا ترا شیدائی ہو

خود بخود خلد وہاں کھینچ کے چلی آئی ہو
دشت طیبہ میں جہاں بادیہ پیمائی ہو

موسم مے ہو وہ گیسو کی گھٹا چھائی ہو
چشم میگوں سے پئیں جلسۂ صہبائی ہو

چاندنی رات میں پھر مے کا وہ اک دور چلے
بزم افلاک کو بھی حسرت مے آئی ہو

ان کے دیوانے کھلی بات کہاں کرتے ہیں
بات سمجھے وہی جو صاحب دانائی ہو

مہر خاور پہ جمائے نہیں جمتی نظریں
وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو

دشتِ طیبہ میں چلوں چل کے گروں گر کے چلوں
ناتوانی مری صد رشک توانائی ہو

گل ہو جب اخترؔ خستہ کا چراغ ہستی
اس کی آنکھوں میں تیرا جلوۂ زیبائی ہو

زہے عظمت وافتخارِ مدینہ

وہ چھائی گھٹا بادہ بارِ مدینہ
پئے جھوم کر جاں نثارِ مدینہ

وہ چمکا وہ چمکا منارِ مدینہ
قریب آ رہا ہے دیارِ مدینہ

نہا لیں گنہ گار ابرِ کرم میں
اُٹھا دیکھئے وہ غبارِ مدینہ

خدا یاد فرمائے سوگند طیبہ
زہے عظمت و افتخارِ مدینہ

اگر دیکھے رضواں چمن زارِ طیبہ
کہے دیکھ کر یوں وہ خارِ مدینہ

مدینے کے کانٹے بھی صد رشک گل ہیں
عجب رنگ پر ہے بہارِ مدینہ

نہیں جچتی جنت بھی نظروں میں ان کی
جنہیں بھا گیا خار زارِ مدینہ

مری جان سے بھی وہ نزدیک تر ہیں
وہ مولائے ہر بے قرارِ مدینہ

کروں کیا فکر میں غم زندگی کی
میں ہوں بندۂ غم گسارِ مدینہ

چلا دور ساغر مے ناب چھلکی
رہے تشنہ کیوں بادہ خوارِ مدینہ

چلا کون خوشبو لٹاتا کہ اب تک
ہے مہکی ہوئی رہ گذارِ مدینہ

سحر دن ہے اور شام طیبہ سحر ہے
انوکھے ہیں لیل و نہارِ مدینہ

بلا اخترؔ خستہ حال کو بھی در پر
میں صدقے ترے شہر یارِ مدینہ

نعرۂ رسالت

صدر بزم کثرت یا رسول اللہ
راز دار وحدت یا رسول اللہ
ہر جہاں کی رحمت یا رسول اللہ
بہترین خلقت یا رسول اللہ
نعرۂ رسالت یا رسول اللہ

محو خواب غفلت یا رسول اللہ
ہوگئی امت یا رسول اللہ
سویا بخت ملت یا رسول اللہ
کیجئے عنایت یا رسول اللہ
نعرۂ رسالت یا رسول اللہ

صاحب ہدایت یا رسول اللہ
چھایا ابر ظلمت یا رسول اللہ
ناتواں ہے اُمت یا رسول اللہ
کیجئے حمایت یا رسول اللہ
نعرۂ رسالت یا رسول اللہ

درپے شرارت یا رسول اللہ
کفر کی جماعت یا رسول اللہ
ناتواں ہے اُمت یا رسول اللہ
کیجئے حمایت یا رسول اللہ
نعرۂ رسالت یا رسول اللہ

مالک شفاعت یا رسول اللہ
بیکسوں کی طاقت یا رسول اللہ
میزبان اُمت یا رسول اللہ
ایک جام شربت یا رسول اللہ
نعرۂ رسالت یا رسول اللہ

آپ کی اطاعت یا رسول اللہ
وہ خدا کی طاعت یا رسول اللہ
جس کو ہو بصیرت یا رسول اللہ
دیکھو شان قربت یا رسول اللہ
نعرۂ رسالت یا رسول اللہ

دید کے ہوں طالب جب خدا سے موسیٰ
ان سے لن ترانی کہہ دے رب تمہارا
پر تمہارے رب سے تم کو میرے مولیٰ
ہے پیام وصلت یا رسول اللہ

نعرۂ رسالت یا رسول اللہ

کرنا تھا خدا کو ہم پہ آشکارا
آخری نبی ہے اس کو سب سے پیارا
کوئی بھی نبی ہو پچھلی اُمتوں کا
تم کو سب پہ سبقت یا رسول اللہ

نعرۂ رسالت یا رسول اللہ

تم کو جو بتائے اپنا جیسا انساں
کورچشم ہے وہ دو جہاں کے سلطاں
دیو کا ہے بندہ وہ عدو رحماں
جس کو تم سے نفرت یا رسول اللہ

نعرۂ رسالت یا رسول اللہ

تم ہو نور یزداں شمع بزم امکاں
تم ہو وجہ ہر شے دہر کی رگ جاں
تم سے کوہ وصحرا تم سے یہ گلستاں
تم بقاء خلقت یا رسول اللہ

نعرۂ رسالت یا رسول اللہ

دہر میں ہے کیا شے تم سے جو نہاں ہے
تم پر حال اختؔر بالیقیں عیاں ہے
بس مری خموشی ہی مری زباں ہے
کیا کروں شکایت یا رسول اللہ

نعرۂ رسالت یا رسول اللہ

موت بہتر ہے ایسے جینے سے

دور اے دل رہیں مدینے سے
موت بہتر ہے ایسے جینے سے

ان سے میرا سلام کہہ دینا
جا کے تو اے صبا قرینے سے

ہر گل گلستاں معطر ہے
جان گلزار کے پسینے سے

یوں چمکتے ہیں ذرے طیبہ کے
جیسے بکھرے ہوئے نگینے سے

ذکر سرکار کرتے ہیں مومن
کوئی مر جائے جل کے کینے سے

بارگاہ خدا میں کیا پہونچے
گر گیا جو نبی کے زینے سے

پیجئے چشم ناز سے ان کی
میکشوں کا بھلا ہے پینے سے

اس تجلی کے سامنے اختؔر
گل کو آنے لگے پسینے سے

صبا یہ کیسی چلی آج دشت بطحا سے

صبا یہ کیسی چلی آج دشت بطحا سے
امنگ شوق کی اُٹھتی ہے قلب مردہ سے

نہ بات مجھ سے گل خلد کی کر اے زاہد
کہ میرا دل ہے نگار خار زار طیبہ سے

یہ بات مجھ سے مرے دل کی کہہ گیا زاہد
بہار خلد بریں ہے بہارِ طیبہ سے

یہ کس کے دَم سے ملی ہے جہاں کو تابانی
مہ و نجوم ہیں روشن منار طیبہ سے

فدائیوں کو یہ ضد کیا کہ پردہ اُٹھ جائے
ہزار جلوے نمایاں حجاب آقا سے

جو ہیں مریض محبت یہاں چلے آئیں
صدا یہ آتی ہے سن لو مزار مولیٰ سے

کنارا ہو گیا پیدا اسی جگہ فوراً
کبھی جو ہم نے پکارا میان دریا سے

نہ فیض راہِ محبت میں تو نے کچھ پایا
کنارا کیوں نہیں کرتا تو اہلِ دُنیا سے

پس ممات نہ بدنام ہو ترا اخترؔ
الٰہی اس کو بچالینا طعنِ اعداء سے

صدقے جاؤں میں انیس شب تنہائی کے

میری خلوت میں مزے انجمن آرائی کے
صدقے جاؤں میں انیس شب تنہائی کے

ان کے صدقے میں ملا مول انوکھا مجھ کو
ہوگئے دونوں جہاں آپ کے شیدائی کے

سر ہے سجدے میں خیال رُخ جاناں دل میں
ہم کو آتے ہیں مزے ناصیہ فرسائی کے

سجدہ بے اُلفت سرکار عبث اے نجدی
مہر لعنت ہیں یہ سب داغ جبیں سائی کے

دشت طیبہ میں گما دے مجھے اے جوش جنوں
خوب لینے دے مزے بادیہ پیمائی کے

وہ رگ جان دو عالم ہیں بڑے بھائی نہیں
ہیں یہ سب پھندے بُرے تیرے بڑے بھائی کے

میں تو ہوں بلبل بستان مدینہ اخترؔ
حوصلے مجھ کو نہیں قافیہ آرائی کے

مدینہ آنے والا ہے

سنبھل جا اے دلِ مضطر مدینہ آنے والا ہے
لٹا اے چشمِ تر گوہر مدینہ آنے والا ہے

قدم بن جائے میرا سر مدینہ آنے والا ہے
بچھوں رہ میں نظر بن کر مدینہ آنے والا ہے

جو دیکھے ان کا نقشِ پا خدا سے وہ نظر مانگوں
چراغِ دل چلوں لے کر مدینہ آنے والا ہے

کرم ان کا چلا یوں دل سے کہتا راہِ طیبہ میں
دلِ مضطر تسلی کر مدینہ آنے والا ہے

نچھاور ہیں مدینہ کی یہ میرا دل مری آنکھیں
نچھاور ہوں مدینہ پر مدینہ آنے والا ہے

الٰہی میں طلب گار فنا ہوں خاکِ طیبہ میں
الٰہی کر نثار در مدینہ آنے والا ہے

مدینہ کو چلا میں بے نیازِ رہبرِ منزل
رہِ طیبہ ہے خود رہبر مدینہ آنے والا ہے

مجھے کھینچے لئے جاتا ہے شوقِ کوچۂ جاناں
کھنچا جاتا ہوں میں یکسر مدینہ آنے والا ہے

وہ چمکا گنبدِ خضرا وہ شہر پر ضیاء آیا
ڈھلے اب نور میں پیکر مدینہ آنے والا ہے

جہاں سے بے خبر ہو کر چلو خلدِ مدینہ میں
چلو اب ہوش کی پی کر مدینہ آنے والا ہے

مدینے میں کھلے باب حیات نو بطرزِ نو
بدل ڈالو کہن دفتر مدینہ آنے والا ہے

ذرا اے مرکب عمر رواں چل برق کی صورت
دکھا پرواز کے جوہر مدینہ آنے والا ہے

طلب گار مدینہ تک مدینہ خود ہی آجائے
تو دُنیا سے کنارہ کر مدینہ آنے والا ہے

مدینہ آگیا اب دیر کیا ہے صرف اتنی سی
تو خالی کر یہ دل کا گھر مدینہ آنے والا ہے

فلک شاید زمیں پر رہ گیا خاکِ گزر بن کر
بچھے ہیں راہ میں اختر مدینہ آنے والا ہے

فضائیں مہکی مہکی ہیں، ہوائیں بھینی بھینی ہیں
بسی ہے کیسی مشک تر مدینہ آنے والا ہے

قمر آیا ہے شاید ان کے تلووں کی ضیاء لینے
بچھا ہے چاند کا بستر مدینہ آنے والا ہے

محمد کے گدا کچھ فرش والے ہی نہیں دیکھو
وہ آتا ہے شہ خاور مدینہ آنے والا ہے

غبارِ راہِ انور کس قدر پُر نور ہے اخترؔ
تنی ہے نور کی چادر مدینہ آنے والا ہے

وہ زلف عنبریں

پی کے جو مست ہوگیا بادۂ عشق مصطفیٰ
اس کی خدائی ہوگئی اور وہ خدا کا ہوگیا

کہہ دیا قاسم انا دونوں جہاں کے شاہ نے
یعنی در حضور پہ بٹتی ہے نعمت خدا

عرصۂ حشر میں کھلی ان کی وہ زلف عنبریں
مینہ وہ جھوم کر گرا چھائی وہ دیکھئے گھٹا

گردش چشم ناز میں صدقے ترے یہ کہہ تو دے
لے چلو اس کو خلد میں یہ تو ہمارا ہوگیا

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت

نہاں جس دل میں سرکار دو عالم کی محبت ہے
وہ خلوت خانۂ مولیٰ ہے وہ دل رشک جنت ہے

خلائق پر ہوئی روشن ازل سے یہ حقیقت ہے
دو عالم میں تمہاری سلطنت ہے بادشاہت ہے

خدا نے یاد فرمائی قسم خاک کف پا کی
ہوا معلوم طیبہ کی دو عالم پر فضیلت ہے

سوائے میرے آقا کے سبھی کے رشتے ہیں فانی
وہ قسمت کا سکندر ہے جسے آقا سے نسبت ہے

یہی کہتی ہے رندوں سے نگاہ مست ساقی کی
در میخانہ وا ہے میکشوں کی عام دعوت ہے

غم شاہ دنیٰ میں مرنے والے تیرا کیا کہنا
تجھے لَاتَحزَنُوا کی تیرے مولیٰ سے بشارت ہے
اُٹھے شور مبارکباد ان سے جا ملا اخترؔ
غم جاناں میں کس درجہ حسیں انجام فرقت ہے

☆☆☆

مست مے الست

مست مے الست ہے وہ بادشاہ وقت ہے
بندۂ در جو ہے ترا وہ بے نیاز بخت ہے
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
ان کی گدائی کے طفیل ہم کو ملی سکندری
رنگ یہ لائی بندگی اوج پہ اپنا بخت ہے
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
گردش دور یا نبی ویران دل کو کر گئی
تاب نہ مجھ میں اب رہی دل میرا لخت لخت ہے
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
غنچۂ دل کھلایئے جلوۂ رُخ دکھایئے
جام نظر پلایئے تشنگی مجھ کو سخت ہے
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
اخترؔ خستہ طیبہ کو سب چلے تم بھی اب چلو
جذب سے دل کے کام لو اُٹھو کہ وقت رفت ہے
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

جان بہاراں

شہنشاہ دو عالم کا کرم ہے
مرے دل کو میسر ان کا غم ہے
یہیں رہتے ہیں وہ جان بہاراں
یہ دنیا دل کی رشک صد ارم ہے
بھلا دعوے ہیں ان سے ہمسری کے
سر عرش بریں جن کا قدم ہے
یہ دربار نبی ہے جس کے آگے
نہ جانے عرش اعظم کب سے خم ہے
ترس کھاؤ میری تشنہ لبی پر
مری پیاس اور اک جام! کم ہے
دل بیتاب کو بہلاؤں کیسے
بڑھے گی اور بے تابی ستم ہے
یہاں قابو میں رکھ دل کو اخترؔ
یہ دربار شاہِ امم ہے

تاروں کی انجمن میں یہ بات ہو رہی ہے

تاروں کی انجمن میں یہ بات ہو رہی ہے
مرکز تجلیوں کا خاک در نبی ہے
ذرے یہ کہہ رہے ہیں اس نور کے قدم سے
یہ آب و تاب لے کر ہم نے جہاں کو دی ہے

یکتا ہیں جس طرح وہ ہے ان کا غم بھی یکتا
خوش ہوں کہ مجھ کو دولت اَنمول مل گئی ہے
پھر کیوں کہوں پریشاں ہو کر بقول شخصے
یکتا کے غم میں اب بھی بے کیف زندگی ہے

☆☆☆

ایک بجلی چمک رہی ہے

وہی تبسم وہی ترنم وہی نزاکت وہی لطافت
وہی ہیں دزدیدہ سی نگاہیں کہ جس سے شوخی ٹپک رہی ہے
گلوں کی خوشبو مہک رہی ہے دلوں کی کلیاں چٹک رہی ہیں
نگاہیں اُٹھ اُٹھ کے جھک رہی ہیں کہ ایک بجلی چمک رہی ہے
یہ مجھ سے کہتی ہے دل کی دھڑکن کہ دست ساقی سے جام لے لے
وہ دور ساغر کا چل رہا ہے شراب رنگیں چھلک رہی ہے
یہ میں نے مانا حسین و دلکش سماں یہ مستی بھرا ہے لیکن
خوشی میں حائل ہے فکر فردا مجھے یہ مستی کھٹک رہی ہے
نہ جانے کتنے فریب کھائے راہ اُلفت میں ہم نے اخترؔ
پر اپنی مت کو بھی کیا کریں ہم فریب کھا کر بہک رہی ہے

☆☆☆

اے نسیم کوئے جاناں

ترے دامن کرم میں جسے نیند آ گئی ہے
جو فنا نہ ہوگی ایسی اسے زندگی ملی ہے

مجھے کیا پڑی کسی سے کروں عرض مدعا میں
مری لو تو بس انہیں کے درِ جود سے لگی ہے

وہ جہان بھر کے داتا مجھے پھیر دیں گے خالی
مری توبہ اے خدا! یہ مرے نفس کی بدی ہے

جو پے سوال آئے مجھے دیکھ کر یہ بولے
اسے چین سے سلاؤ کہ یہ بندۂ نبی ہے

میں مروں تو میرے مولیٰ یہ ملائکہ سے کہہ دیں
کوئی اس کو مت جگانا ابھی آنکھ لگ گئی ہے

میں گناہ گار ہوں اور بڑے مرتبوں کی خواہش
تو مگر کریم ہے خو تری بندہ پروری ہے

تری یاد تھپکی دے کر مجھے اب شہا سلا دے
مجھے جاگتے ہوئے یوں بڑی دیر ہوگئی ہے

اے نسیم کوئے جاناں ذرا سوئے بد نصیباں
چلی آ کھلی ہے تجھ پہ جو ہماری بے کسی ہے

ترا دل شکستہ اخترؔ اسی انتظار میں ہے
کہ ابھی نوید وصلت ترے در سے آ رہی ہے

فرقت طیبہ کی وحشت دل سے جائے خیر سے

فرقت طیبہ کی وحشت دل سے جائے خیر سے
میں مدینہ کو چلوں وہ دن پھر آئے خیر سے

دل میں حسرت کوئی باقی رہ نہ جائے خیر سے
راہِ طیبہ میں مجھے یوں موت آئے خیر سے

میرے دن پھر جائیں یارب شب وہ آئے خیر سے
دل میں جب ماہِ مدینہ گھر بنائے خیر سے

رات میری دن بنے ان کی لقائے خیر سے
قبر میں جب ان کی طلعت جگمگائے خیر سے

ہیں غنی کے در پہ ہم بستر جمائے خیر سے
خیر کے طالب کہاں جائیں گے جائے خیر سے

وہ خرام ناز فرمائیں جو پائے خیر سے
کیا بیاں وہ زندگی ہو دل جو پائے خیر سے

مر کے بھی دل سے نہ جائے اُلفت باغِ نبی
خلد میں بھی باغِ جاناں یاد آئے خیر سے

رنج وغم ہوں بے نشاں آئے بہار بے خزاں
میرے دل میں باغِ جاناں کی ہوائے خیر سے

اس طرف بھی دو قدم جلوے خرام ناز کے
رہ گزر میں ہم بھی ہیں آنکھیں بچھائے خیر سے

انتظار ان سے کہے ہے بزبان چشم نم
کب مدینہ میں چلوں کب تو بلائے خیر سے

شام تنہائی بنے رشک ہزاراں انجمن
یادِ جاناں دل میں یوں دھومیں مچائے خیر سے

فرقت طیبہ کے ہاتھوں جیتے جی مردہ ہوئے
موت یا رب ہم کو طیبہ میں جلائے خیر سے

ہو مجھے سیر گلستان مدینہ یوں نصیب
میں بہاروں میں چلوں خود کو گمائے خیر سے

زندہ باد اے آرزوئے باغِ طیبہ زندہ باد
تیرے دَم سے ہیں زمانے کے ستائے خیر سے

نجدیوں کی چیرہ دستی یا الٰہی! تا بکے
یہ بلائے نجدیہ طیبہ سے جائے خیر سے

جھانک لو آنکھوں میں ان کی حسرتِ طیبہ لئے
زائر طیبہ ضیائے طیبہ لائے خیر سے

ہے یہ طیبہ کا پیام طالب عیش دوام
جنت طیبہ میں آ ہستی مٹائے خیر سے

سنگ در سے آ ملے طیبہ میں اب تو جا ملے
آ گئے در پہ ترے تیرے بلائے خیر سے

گوش بر آواز ہوں قدسی بھی اس کے گیت پر
باغِ طیبہ میں جب اخترؔ گنگنائے خیر سے

☆☆☆

مر کے جینے کا پاؤں مزہ خیر سے

مر کے جینے کا پاؤں مزہ خیر سے
راہ طیبہ میں آئے قضا خیر سے

کیجئے میرے حق میں دعا خیر سے
خاک طیبہ ہو میری جا خیر سے

مجھ ان کا اشارہ ملا خیر سے
میں مدینے کی جانب چلا خیر سے

خوب گزریں گے صبح ومسا خیر سے
ان کے در پہ جو بستر جما خیر سے

عام ہے ان کا جود وسخا خیر سے
ان کے در پہ ہیں شاہ وگدا خیر سے

وہ اُٹھی موج بحر عطا خیر سے
یا وہ دست کرم اُٹھ گیا خیر سے

شام سے ہم کو طیبہ میں نیند آگئی
زندگی کا سویرا ہوا خیر سے

خاک طیبہ کو پا کر ہوں میں شاد ماں
میرا اخترؔ درخشاں ہوا خیر سے

☆☆☆

سامان عشرت کیجئے

اپنے رندوں کی ضیافت کیجئے
جام نظارہ عنایت کیجئے

ساقی کوثر دہائی آپ کی
سوختہ جانوں پہ رحمت کیجئے

دیجئے میری محبت کو ہوا
اس طرف چشم محبت کیجئے

قید غم میں خوش رہوں میں عمر بھر
یوں گرفتار محبت کیجئے

خود کو بھولوں آپ کی اُلفت میں مَیں
مجھ کو یوں مدہوش اُلفت کیجئے

کیجئے اپنا محض اپنا مجھے
قطع میری سب سے نسبت کیجئے

دفع ہو طیبہ سے یہ نجدی بلا
یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) عجلت کیجئے

مانگ لیجے خاکِ طیبہ میں جگہ خاک میں سامان عشرت کیجئے
ان پہ مرنا ہے دوام زندگی موت سے پھر کیوں نہ اُلفت کیجئے
جان لینے آئیں وہ جانِ جہاں موت سے پھر کیسے نفرت کیجئے
زندگی ہے سد راہ دوستاں کس لئے جینے کی حسرت کیجئے
ان پہ مر جانے کی رکھئے آرزو یوں سدا جینے کی صورت کیجئے
ظلمتوں میں روشنی کے واسطے داغ سینہ کی حفاظت کیجئے
آتش دوزخ بجھانے کے لئے تیز تر نارِ محبت کیجئے
تیز کیجیے سینۂ نجدی کی آگ ذکر آیاتِ ولادت کیجئے
کیجئے یاد ختام الانبیاء ختم یوں ہر رنج و کلفت کیجئے
طے ہو نام پاک پر میری کتاب یہ کرم ختم رسالت کیجئے
جد بوصل دائم یا سیدی ختم اب یہ دور فرقت کیجئے
انتظار جانِ جاں ہے جان کو یا رسول اللہ کی کثرت کیجئے
دیں گے وہ خود ہی محبت کا صلہ مرتے دَم ان کی زیارت کیجئے
ٹھنڈے ٹھنڈے خوشبوؤں میں بس چلیں یاد گیسو وقت رحلت کیجئے
غوث اعظم آپ سے فریاد ہے دستگیری میرے حضرت کیجئے

رحلت اخترؔ کا ہنگام آ گیا
سایۂ رحمت میں رُخصت کیجئے

☆☆☆

بہارِ بے خزاں

ہمارے باغِ ارماں میں بہار بے خزاں آئے
کبھی جو اس طرف خنداں وہ جانِ گلستاں آئے

وہ جانِ یوسف آ جائے اگر میرے تصور میں
خدا رکھے وہیں کھینچ کر بہار دوجہاں آئے

کوئی دیکھے مری آنکھوں سے یہ اعزاز آقا کا
سلامی کو درِ حضرت پہ شاہ قدسیاں آئے

جمالِ روئے جاناں دیکھ لوں کچھ ایسا ساماں ہو
کبھی تو بزمِ دل میں یاخدا! آرامِ جاں آئے

الٰہی! اپنی ستاری کا تجھ کو واسطہ سن لے
سرِ محشر نہ بندے کا گنہ کوئی عیاں آئے

کرم سے اس کمینے کی بھی مولیٰ لاج رکھ لینا
ترا اخترؔ ترے سایہ میں شاہ دوجہاں آئے

فرشتے جس کے زائر ہیں

فرشتے جس کے زائر ہیں مدینے میں وہ تربت ہے
یہ وہ تربت ہے جس کو عرشِ اعظم پر فضیلت ہے

بھلا دشتِ مدینہ سے چمن کو کوئی نسبت ہے
مدینے کی فضا رشک بہار باغ جنت ہے

مدینہ گر سلامت ہے تو پھر سب کچھ سلامت ہے
خدا رکھے مدینے کو اسی کا دَم غنیمت ہے

مدینہ ایسا گلشن ہے جو ہر گلشن کی زینت ہے
بہار باغ جنت بھی مدینے کی بدولت ہے
مدینہ چھوڑ کر سیر جناں کی کیا ضرورت ہے
یہ جنت سے بھی بہتر ہے یہ جیتے جی کی جنت ہے
ہمیں کیا حق تعالیٰ کو مدینے سے محبت ہے
مدینے سے محبت ان سے اُلفت کی علامت ہے
گداگر ہے جو اس گھر کا وہی سلطان قسمت ہے
گدائی اس در والا کی رشک بادشاہت ہے
جو مستغنی ہوا ان سے مقدر اس کا خیبت ہے
خلیل اللہ کو ہنگام محشر ان کی حاجت ہے
الٰہی! وہ مدینہ کیسی بستی ہے دکھا دینا
جہاں رحمت برستی ہے، جہاں رحمت ہی رحمت ہے
مدینہ چھوڑ کر جنت کی خوشبو مل نہیں سکتی
مدینے سے محبت ہے تو جنت کی ضمانت ہے
زمیں پر وہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں وہ احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آسمانوں میں
یہاں بھی ان کا چرچا ہے، وہاں بھی ان کی مدحت ہے
یہاں بھی ان کی چلتی ہے، وہاں بھی ان کی چلتی ہے
مدینہ راجدھانی ہے، دو عالم پر حکومت ہے
غضب ہی کردیا اختؔر مدینے سے چلے آئے
یہ وہ جنت ہے جس کی عرش والوں کو بھی حسرت ہے
مدینہ چھوڑ کر اختؔر بھلا کیوں جائیں جنت کو
یہ جنت کیا ہر اک نعمت مدینے کی بدولت ہے

شمیم زلف نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

شمیم زلف نبی لا صبا مدینے سے
مریض ہجر کو لا کر سونگھا مدینے سے

یہ آرہی ہے میرے دل کی صدا مدینے سے
ہر اک دکھ کی ملے گی دوا مدینہ سے

مدینہ کہتا ہے ہمدم نہ جا مدینے سے
تجھے ہے عیش ابد کی صلا مدینہ سے

نسیم مست چلے دل رُبا مدینے سے
بہار دل میں بسے، دل کشا مدینے سے

نسیم مست چلے دل رُبا مدینے سے
بہار و باغ بنے دل مرا مدینے سے

اُٹھاؤ بادہ کشو! ساغر شراب کہن
وہ دیکھو جھوم کے آئی گھٹا مدینے سے

مدینہ جان و جنان جہاں ہے وہ سن لیں
جنہیں جنون جناں لے چلا مدینے سے

فضائے دہر کو گھیرا ہے جس کی موجوں نے
وہ سیل نور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) چلا مدینے سے

جہاں بھر کے سکھانے کو خسروی کے اُصول
غبار خاک نشیناں اُٹھا مدینے سے

تیرے کرم کے میں قرباں یہ حکم فرمادیں
نہ جائے گا مرا اختؔر رضا مدینے سے

مری چشم کانِ گوہر ہو رہی ہے

نظر پہ کسی کی نظر ہو رہی ہے
مری چشم کانِ گوہر ہو رہی ہے

مرے خفیہ نالوں کو وہ سُن رہے ہیں
عنایت کسی کی اِدھر ہو رہی ہے

وہ طیبہ میں مجھ کو طلب کر رہے ہیں
طلب میری اب معتبر ہو رہی ہے

ہوا طالبِ طیبہ مطلوب طیبہ
طلب تیری اے منتظر ہو رہی ہے

مدینے میں ہوں اور پچھلا پہر ہے
شب زندگی کی سحر ہو رہی ہے

نئی زندگی کی وہ مے دے رہے ہیں
مری زندگانی امر ہو رہی ہے

مدینے سے میری بلا جائے اختؔر
مری زندگی وقف در ہو رہی ہے

☆☆☆

اک نظر مہر درخشانِ جمال

اس طرف بھی اک نظر مہر درخشانِ جمال
ہم بھی رکھتے ہیں بہت مدت سے ارمانِ جمال

تم نے اچھوں پہ کیا ہے خوب فیضانِ جمال
ہم بدوں پر بھی نگاہ لطف سلطانِ جمال

اک اشارے سے کیا شق ماہ تاباں آپ نے
مرحبا صد مرحبا صل علیٰ شانِ جمال

تیری جاں بخشی کے صدقے اے مسیحائے زماں
سنگ ریزوں نے پڑھا کلمہ ترا جانِ جمال

کب سے بیٹھے ہیں لگائے لو در جاناں پہ ہم
ہائے کب تک دید کو ترسیں فدایانِ جمال

فرش آنکھوں کا بچھاؤ رہ گزر میں عاشقو!
ان کے نقش پا سے ہو گے مظہر شانِ جمال

مرکے مٹی میں ملے وہ نجدیو! بالکل غلط
حسب سابق اب بھی ہیں مرقد میں سلطانِ جمال

گرمی محشر گنہگارو! ہے بس کچھ دیر کی
ابر بن کر چھائیں گے گیسوئے سلطانِ جمال

کرکے دعویٰ ہمسری کا کیسے منہ کے بل گرا
مٹ گیا وہ جس نے کی توہین سلطانِ جمال

حاسدان شاہِ دیں کو دیجئے اخترؔ جواب
در حقیقت مصطفیٰ پیارے ہیں سلطان جمال

مہر انور ایڑیاں

عرش پر ہیں ان کی ہر سو جلوہ گستر ایڑیاں
گہہ بہ شکل بدر ہیں گہہ مہر انور ایڑیاں

میں فدا کیا خوب ہیں تسکین مضطر ایڑیاں
روتی صورت کو ہنسا دیتی ہیں اکثر ایڑیاں

دافع ہر کرب و آفت ہیں وہ یاور ایڑیاں
بندۂ عاصی پہ رحمت بندہ پرور ایڑیاں

غنچۂ امید ان کی دید کا ہوگا کبھی
پھول کہ ہیں اب نظر میں ان کی خوشتر ایڑیاں

نور کے ٹکڑوں پہ ان کے بدر و اختر بھی فدا
مرحبا کتنی ہیں پیاری ان کی دلبر ایڑیاں

یا خدا تا وقت رُخصت جلوہ افگن ہی رہیں
آسمان نور کی وہ شمس اظہر ایڑیاں

ان کی رفعت واہ واہ کیا بات اخترؔ دیکھ لو
عرش اعظم پر بھی پہنچیں ان کی برتر ایڑیاں

☆☆☆

گر ہمیں ذوقِ طلب سا رہنما ملتا نہیں

گر ہمیں ذوقِ طلب سا رہنما ملتا نہیں
راستہ ملتا نہیں اور مدعا ملتا نہیں

جھک کے مہروماہ گویا دے رہے ہیں یہ صدا
دوسرا میں کوئی تم سا دوسرا ملتا نہیں

ابتغوا فرما کے گویا رب نے یہ فرمادیا
بے وسیلہ نجدیو! ہرگز خدا ملتا نہیں

ان سے اُمید وفا اے دل محض بیکار ہے
اہل دُنیا سے محبت کا صلہ ملتا نہیں

کس نے تجھ سے کہہ دیا دل بے غرض آتے ہیں وہ
بے غرض نادان کوئی بے وفا ملتا نہیں

دیکھتے ہی دیکھتے سب اپنے بیگانے ہوئے
اب تو ڈھونڈے سے بھی کوئی آشنا ملتا نہیں

لو لگاتا کیوں نہیں بابِ شہِ کونین سے
ہاتھ اُٹھا کر دیکھ تو پھر ان سے کیا ملتا نہیں

تیرے میخانے میں جو کھینچی تھی وہ مے کیا ہوئی
بات کیا ہے آج پینے کا مزہ ملتا نہیں

ساقیا تیری نگاہ ناز مے کی جان تھی
پھیر لی تو نے نظر تو وہ نشہ ملتا نہیں

پینے والے دیکھ پی کر آج ان کی آنکھ سے
پھر یہ عالم ہوگا کہ خود کا پتہ ملتا نہیں

اخترؔ خستہ عبث در در پھرا کرتا ہے تو
جز درِ احمد کہیں سے مدعا ملتا نہیں

درِ احمد پہ اب میری جبیں ہے

در احمد پہ اب میری جبیں ہے
مجھے کچھ فکر دو عالم نہیں ہے
مجھے کل اپنی بخشش کا یقیں ہے
کہ اُلفت ان کی دل میں جاگزیں ہے

بہاریں یوں تو جنت میں ہیں لاکھوں
بہار دشت طیبہ پر کہیں ہے
میں وصف ماہِ طیبہ کر رہا ہوں
بلا سے گر کوئی چیں بر جبیں ہے

عبث جانا ہے تو غیروں کی جانب
کہ باب رحمت رحماں یہیں ہے
گنہگارو نہ گھبراؤ کہ اپنی
شفاعت کو شفیع المذنبیں ہے

فریب نفس میں ہمدم نہ آنا
بچے رہنا یہ مار آستیں ہے
دل بیتاب سے اختؔر یہ کہہ دو
سنبھل جائے مدینہ اب قریں ہے

☆☆☆

نور ہی نور ہے، ضیا ہی ہے

تخت زریں ہے نہ تاج شاہی ہے
کیا فقیرانہ بادشاہی ہے

فقر پر شان یہ کہ زیرنگیں
ماہ سے لے کے تا بماہی ہے

روئے انور کے سامنے سورج
جیسے اک شمع صبح گاہی ہے

سایۂ ذات کیوں نظر آئے
نور ہی نور ہے، ضیا ہی ہے

رِیت آقا کی چھوڑ دی ہم نے
اپنی مہمان اب تباہی ہے

اک نگاہ کرم سے مٹ جائے
دل پہ اخترؔ کے جو سیاہی ہے

قطعہ

سویا نہیں میں رات بھر عشق حضور میں
کیسا یہ رَت جگا رہا کیف و سرور میں
پچھلے پہر جو مر گیا ان کا وہ جاں نثار
سرگوشیاں یہ کیا ہوئیں غلمان و حور میں

منور ہوگیا عالم

تمہارے رُخ کے جلووں سے منور ہوگیا عالم
مگر کیوں کر گھٹا غم کی مرے دل سے نہیں چھٹتی

کروں اختر شماری انتظار صبح میں کب تک
الٰہی ہے یہ کیسی رات کہ کاٹے نہیں کٹتی

نہ گھبرا حادثات دہر سے اتنا مرے ہمدم
یہ دُنیا ہے کبھی یہ ایک حالت پر نہیں رہتی

قطعہ

جبین وہابی پہ دل کی سیاہی
نمایاں ہوئی جیسے ہو مہر شاہی

کہ ایں سجدہ ہائے بغیر محبت
نہ پابند ہرگز قبول از الٰہی

بزم یار کا عالم

نت نئی ایک اُلجھن ہے
اُف غمِ روزگار کا عالم

کیف و مستی میں غرق یہ دُنیا
جانے کیا دل فگار کا عالم

اے خدا! تجھ پہ خوب ظاہر ہے
ہے جو مجھ سوگوار کا عالم

جانِ گلشن نے ہم سے منہ موڑا
اب کہاں وہ بہار کا عالم

اب کہاں وہ چھلکتے پیمانے
اب کہاں وہ خمار کا عالم

ہائے کیا ہوگیا گھڑی بھر میں
وہ شکیب و قرار کا عالم

دارِ فانی سے کیا غرض اس کو
جس کا عالم قرار کا عالم

اب وہ رنگینیاں نہیں یا رب!
کیا ہوا بزمِ یار کا عالم

یاد آتا ہے وقتِ غم اخترؔ
رُخصتِ غمگسار کا عالم

زاری پیہم کیا ہے

میری میت پہ یہ احباب کا ماتم کیا ہے
شور کیسا ہے یہ اور زاری پیہم کیا ہے

وائے حسرت دَم آخر بھی نہ آ کر پوچھا
مدعا کچھ تو بتا دیدۂ پر نم کیا ہے

کچھ بگڑتا تو نہیں موت سے اپنی یارو
ہم صفیران گلستاں نہ رہے ہم کیا ہے

ان خیالات میں گم تھا کہ جھنجھوڑا مجھ کو
ایک انجان سی آواز نے اک دَم کیا ہے

کون ہوتا ہے مصیبت میں شریک و ہمدم
ہوش میں آ یہ نشہ سا تجھے ہر دَم کیا ہے

کیف و مستی میں یہ مدہوش زمانے والے
خاک جانیں غم و آلام کا عالم کیا ہے

ان سے اُمید وفا ہائے تیری نادانی
کیا خبر ان کو یہ کردار معظم کیا ہے

وہ جو ہیں ہم سے گریزاں تو بلا سے اپنی
جب یہی طور جہاں ہے تو بھلا غم کیا ہے

میٹھی باتوں پہ نہ جا اہلِ جہاں کی اختؔر
عقل کو کام میں لا غفلت پیہم کیا ہے

نظارے بدل گئے

غیر اپنے ہوگئے جو ہمارے بدل گئے
نظریں بدل گئیں تو نظارے بدل گئے

کس کو سنایئے گا یہاں غم کی داستان
جو غم میں ساتھ دیتے وہ سارے بدل گئے

ڈھونڈے سے پایئے گا نہ پہلی سی مستیاں
بدلی شراب کہنہ وہ پیالے بدل گئے

اس دور مصلحت میں وفا کوئی شے نہیں
گاہے ہوئے ہمارے تو گاہے بدل گئے

اخترؔ لگایئے لو نبی کریم سے
کیا فکر اہل دُنیا جو ستارے بدل گئے

اشک رواں

سوز نہاں اشک رواں آہ و فغاں دیتے ہیں
کیوں محبت کا صلہ اہل جہاں دیتے ہیں

کون رکھتا تری اس خاص عنایت کا بھرم
بس ہمیں داد ستم گریہ کناں دیتے ہیں

اب پس مرگ اُبھرتے ہیں یہ دیرینہ نقوش
ہم فنا ہوکے بھی ہستی کا نشاں دیتے ہیں

کفر ہے دیکھ یہ خوف اور رجا ان سے ندیم
بت بھی کیا تجھ کو بھلا سود و زیاں دیتے ہیں

راہِ اُلفت میں

نہیں جاتی کسی صورت پریشانی نہیں جاتی
الٰہی! میرے دل کی خانہ ویرانی نہیں جاتی

نہ جانے کس قدر صدمے اُٹھائے راہِ اُلفت میں
نہیں جاتی مگر دل کی وہ نادانی نہیں جاتی

پیئے بن ہی یہاں مستی کا یہ عالم معاذاللہ
قریبِ مرگ بھی وہ چال مستانی نہیں جاتی

ہزاروں درد سہتا ہوں اسی امید میں اخترؔ
کہ ہرگز رائیگاں فریادِ روحانی نہیں جاتی

منظرِ اسلام

منبعِ نورِ رسالت منظرِ اسلام ہے
درس گاہِ علم و سنت منظرِ اسلام ہے
قبلہ گاہِ دین و ملت منظرِ اسلام ہے
مرکزِ اصلاحِ خلقت منظرِ اسلام ہے
یادگارِ اعلیٰ حضرت منظرِ اسلام ہے

ایضاً

دور سے آتا یہاں ہر ایک تشنہ کام ہے
بادۂ حبِ نبی کا اس کو ملتا جام ہے
آپ کٹ جاتا ہے اس سے جو بھی نافر جام ہے
منکروں کے واسطے یہ تیغِ خوں آشام ہے
جیسا اس کا نام ہے ویسا ہی اس کا کام ہے

یارسول اللہ یا خیر الانام

یا رسول اللہ یا خیر الانام
دور افتادہ کا لیجے سلام

زیب و زین عرش رحماں السلام
نکہت و طیب گلستاں السلام

اے قرار بے قراراں السلام
چارہ ساز دل فگاراں السلام

اے شہنشاہِ مدینہ السلام
اے قرارِ قلب و سینہ السلام

جان جان و جانِ ایماں السلام
اے شفیع اہلِ عصیاں السلام

مہبط وحی و سکینہ السلام
غیب دان و غیب بینا السلام

یا رسول اللہ مدینہ کی فضاؤں کو سلام
یا رسول اللہ طیبہ کی ہواؤں کو سلام

اے خدا کو دیکھنے والے نبی
کون سی شے تجھ سے عالم میں چھپی

کیجئے اپنے کرم سے صورت عیش دوام
یا رسول اللہ عطا ہو خلد طیبہ میں مقام

بے ٹھکانوں کو ٹھکانہ دیجئے
بستر خاکِ مدینہ دیجئے

تو تو واقف ہے مرے احوال سے
کیا غرض پھر مجھ کو عرض حال سے

کام بندوں کا ہے عرض مدعا
یوں لبوں پر مقصد دل آ گیا

دفع طیبہ سے ہو یہ نجدی بلا
یا رسول اللہ عجل بالجلاء

یا رسول اللہ بہر فاطمہ
اپنے اخترؔ کو مدینہ میں گما

میرے اللہ کے نگار سلام

میرے اللہ کے نگار سلام
دست قدرت کے شاہکار سلام

دونوں عالم کے تاج دار سلام
جان ہر جان و جان دار سلام

نکہت ہر چمن ہزار سلام
جان ہر بلبل ہزار سلام

خاک طیبہ بنے مری ہستی
عرض کرتا ہے خاک سار سلام

شوق پیہم کی التجا سُن لو
تم پہ ہو میری جاں نثار سلام

پھر مدینے میں کب بلاؤ گے
تم سے کہتا ہے انتظار سلام

مجھ کو ظالم پہ اختیار نہیں
تم تو رکھتے ہو اختیار سلام

خلد کہتی ہے یوں مدینے سے
تجھ پہ اے خلد کی بہار سلام

موتیوں کو سجا کے پلکوں پر
کہتی ہے چشمِ اشک بار سلام

اپنی اُلفت کا ایسا جام پلا
جس کا بڑھتا رہے خمار سلام

دردِ اُلفت میں دے مزہ ایسا
دل نہ پائے کبھی قرار سلام

دل کی دھڑکن تمہاری یاد بنے
ہر نفس تم پہ بے شمار سلام

تیری خاطر ذلیل ہونا ہے
میری عزت مرے وقار سلام

اپنے اخترؔ کا لو سلام شہا
تم پہ اے جان اے قرار سلام

اے مدینے کے شہریار سلام

اے مدینے کے شہریار سلام
اے زمانے کے تاج دار سلام
غم کے ماروں کے غم گسار سلام
اے قرار دل فگار سلام

زینت عرش کردگار سلام
فرش کے تاج افتخار سلام
فاتح و خاتم پیامبری
گلشن دہر کی بہار سلام

لذت آگاہ پائے بوس حبیب
اے مدینے کے رہ گزار سلام
گنبد سبز رحمت عالم
تجھ کو کہتے ہیں سبزہ زار سلام

اے گزر گاہ سرور عالم
چشم و سر ہوں ترے نثار سلام
نقش یاد نبی خلش سے جما
دشت طیبہ کے پیارے خار سلام

یاد ہے تیری کتنی کیف آور
غم ہے فرحت سے ہم کنار سلام

اے صبا لے جا مدینے کو پیام

اے صبا لے جا مدینے کو پیام
عرض کردے ان سے با صد احترام
اے مکین گنبد خضرا سلام
اے شکیب ہر دل شیدا سلام

اب مدینے میں مجھے بلوایئے
اپنے بے کس پر کرم فرمایئے
بلبل بے پر پہ ہو جائے کرم
آشیانش دہ بہ گلزار حرم

ہند کا جنگل مجھے بھاتا نہیں
بس گئی آنکھوں میں طیبہ کی زمیں
زندگی کے ہیں مدینے میں مزے
عیش جو چاہے مدینے کو چلے

زندگی کے ہیں مدینے میں مزے
عیش جو چاہے مدینے میں مرے
خلد کی خاطر مدینہ چھوڑ دوں
ایں خیال است و محال است و جنوں

خلد کے طالب سے کہہ دو بے گماں
طالب طیبہ کی طالب ہے جناں
مجھ سے پہلے میرا دل حاضر ہوا
ارض طیبہ کس قدر ہے دل رُبا

کتنی پیاری ہے مدینے کی چمک
روشنی ہی روشنی ہے تا فلک
کتنی بھینی ہے مدینہ کی مہک
بس گئی بوئے مدینہ عرش تک

یا رسول اللہ از رحمت نگر
در بقیع پاک خواہم مستقر
بس انوکھی ہے مدینہ کی بہار
رشک صد گل ہیں اسی گلشن کے خار

کتنی روشن ہے یہاں ہر ایک شب
ہر طرف ہے تابش ماہ عرب
کیا مدینہ کو ضرورت چاند کی
ماہ طیبہ کی ہے ہر سو چاندنی

نور والے صاحب معراج ہیں
مہرومہ ان کے سبھی محتاج ہیں
اے خوشا بخت رسائے اخترتؔ
باز آوردی گدا را بردرت

منقبت شریف

سیدنا امام عالی مقام حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شجاعت ناز کرتی ہے جلالت ناز کرتی ہے
وہ سلطان زماں ہیں ان پہ شوکت ناز کرتی ہے

صداقت ناز کرتی ہے امانت ناز کرتی ہے
حمیت ناز کرتی ہے مروت ناز کرتی ہے

شہ خوباں پہ ہر خوبی و خصلت ناز کرتی ہے
کریم ایسے ہیں وہ ان پر کرامت ناز کرتی ہے

جہان حسن میں بھی کچھ نرالی شان ہے ان کی
نبی کے گل پہ گلزاروں کی زینت ناز کرتی ہے

شہنشاہِ شہیداں ہو انوکھی شان والے ہو
حسین ابن علی تم پر شہادت ناز کرتی ہے

بٹھا کر شانۂ اقدس پہ کردی شان دوبالا
نبی کے لاڈلوں پر ہر فضیلت ناز کرتی ہے

جبین ناز ان کی جلوہ گاہ حسن ہے کس کی
رُخ زیبا پہ حضرت کی ملاحت ناز کرتی ہے

نگاہ ناز سے نقشہ بدل دیتے ہیں عالم کا
ادائے سرور خوباں پہ ندرت ناز کرتی ہے

فدائی ہوں تو کس کا ہوں کوئی دیکھے مری قسمت
قدم پر جس حسیں کی جان طلعت ناز کرتی ہے

خدا کے فضل سے اخترؔ میں ان کا نام لیوا ہوں
میں ہوں قسمت پہ نازاں مجھ پہ قسمت ناز کرتی ہے

ایضاً

باغ تسلیم و رضا میں گل کھلاتے ہیں حسین
یعنی ہنگام مصیبت مسکراتے ہیں حسین
برق عالم سوز کا عالم دکھاتے ہیں حسین
مسکرا کر قلعہ باطل کا گراتے ہیں حسین
مرضی مولیٰ کی خاطر ہر ستم کو سہ لیا
کس خوشی سے بار غم دل پر اُٹھاتے ہیں حسین

یاغوث المدد

پیروں کے آپ پیر ہیں یا غوث المدد
اہلِ صفا کے میر ہیں یا غوث المدد
رنج و اَلم کثیر ہیں یا غوث المدد
ہم عاجز و اَسیر ہیں یا غوث المدد
ہم کیسے جی رہے ہیں یہ تم سے کیا کہیں
ہم ہیں اَلم کے تیر ہیں یا غوث المدد
تیر نظر سے پھیر دو سارے اَلم تیر
کیا یہ اَلم کے تیر ہیں یا غوث المدد
تیرے ہی ہاتھ لاج ہے یا پیر دستگیر
ہم تجھ سے دستگیر ہیں یا غوث المدد
اِدْفَعْ شَرَارَ شر یَا غَوْثَنَا الْاَبَر
شر کے شرر خطیر ہیں یا غوث المدد

کس دل سے ہو بیان بے داد ظالماں
ظالم بڑے شریر ہیں یا غوث المدد

اہلِ صفا نے پائی تم سے رہ صفا
سب تم سے مستنیر ہیں یا غوث المدد

صدقہ رسول پاک کا جھولی میں ڈال دو
ہم قادری فقیر ہیں یا غوث المدد

دل کی سُنائے اخترؔ دل کی زبان میں
کہتے یہ بہتے نیر ہیں یا غوث المدد

منقبت درشانِ خواجۂ ہند حضور غریب نواز علیہ الرحمہ

خواجۂ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا
خسروِ دہر ہوا مانگنے والا تیرا

فیض سلطانِ سخاوت ہے نرالا تیرا
کبھی محروم نہیں پھرتا ہے منگتا تیرا

تیری چوکھٹ پہ جو آیا وہ بنا شاہِ زماں
خسروا دہر میں فرمان ہے چلتا تیرا

منقبت شریف

درمدح حضرت سید سالار مسعود غازی علیہ الرحمہ

حضرت مسعود غازی اختر برج ھدیٰ
بے کسوں کا ہمنوا وہ سالکوں کا مقتدا

ساقی صہبائے اُلفت راز دان معرفت
بادشہ ایسا وہ جس کی ایک دُنیا ہے گدا

آسمان نور کا ایسا درخشندہ قمر
جس کی تابش سے منور سارا عالم ہوگیا

نائب شاہ شہیداں وہ محافظ نور کا
جس نے سینچا ہے لہو سے گلشن دین خدا

استقامت کا وہ کوہ محکم و بالاتریں
جس کے آگے کوہ آفات و مصائب جھک گیا

سادگی میں بھی ہے وہ سردار خوباں دیکھئے
کیا مقدس ذات ہے جس کی نرالی ہر ادا

نوشہ بزم جناں وہ بندۂ رب جہاں
حور و غلماں جس کی خدمت پر مقرر ہیں سدا

تیرے نور فیض سے خیرات دُنیا کو ملی
ہم کو بھی حد معظم کا ملے صدقہ شہا

یا الٰہی! تیرے بندے کے در پر نور پر
گردش ایام کا میں تجھ سے کرتا ہوں گلا

یا الٰہی! بے نیاز دہر تو کردے مجھے
دور کر دے میرے دل سے اُلفت ہر ماسوا

اللہ اللہ یہ نصیب اخترؔ شیریں سخن
فیض مولا سے ہے وہ سالار کا مدحت سرا

جمال حضرت احمد رضا کا آئینہ تم ہو

تمہیں جس نے بھی دیکھا کہہ اُٹھا احمد رضا تم ہو
جمال حضرت احمد رضا کا آئینہ تم ہو

نہیں حامد رضا ہم میں مگر وجہ شکیبائی
خدا رکھے تمہیں زندہ مرے حامد نما تم ہو

تمہارے نام میں تم کو بزرگی کی سند حاصل
رضا وجہ بزرگی ہے رضائے مصطفیٰ تم ہو

تمہارے نام میں یوں ہیں رضا و مصطفیٰ دو جز
رضا والے یقیناً مصطفیٰ کے مصطفیٰ تم ہو

تمہاری رفعتوں کی ابتدا بھی پا نہیں سکتا
کہ افتادہ زمیں ہوں میں بلندی کا سما تم ہو

حیات و موت وابستہ تمہارے دَم سے ہیں دونوں
ہماری زندگی ہو اور دُشمن کی قضا تم ہو

یہ نوری چہرہ یہ نوری ادائیں سب یہ کہتے ہیں
شبیہ غوث ہو نوری میاں ہو اور رضا تم ہو

رضا جویان رب تھامے ہوئے ہیں اس لئے دامن
رضا سے کام پڑتا ہے رضائے کبریا تم ہو

جناب مفتی اعظم کے فیضان تجلی سے
شبستان رضا میں خیر سے اخترؔ رضا تم ہو

منقبت شریف

در شانِ حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ

مفتی اعظم دین خیر الوریٰ
جلوۂ شان عرفان احمد رضا

دید احمد رضا ہے تمہیں دیکھنا
ذات احمد رضا کا ہو تم آئینہ

کیا کہوں حق کے ہو کیسے تم مقتدیٰ
مقتدایان حق کرتے ہیں اقتدا

ان کی مدحت کو میں کس سے مانگوں زباں
کیا مقام ثریا بتائے ثرا

احمد نوری کے ہیں یہ مظہر تمام
یہ ہیں نوری میاں نوری ہر ہر ادا

نور کی مے پلاتے ہیں یہ روز و شب
جس کو پینا ہو آئے ہے میخانہ وا

ہیں بہت علم والے بھی اور پیر بھی
آنکھوں دیکھا نہ ان سا نہ کانوں سنا

ان کا سایہ سروں پر سلامت رہے
منہ سڑاتے رہیں یوں ہی دُشمن سدا

ان کے حاسد پہ وہ دیکھو بجلی گری
وہ جلا دیکھ کر، وہ جلا وہ جلا

وہ جلیں گے ہمیشہ جو تجھ سے جلیں
مر کے بھی دل جلوں کو نہ چین آئے گا

عاشقوں کے جگر ان سے ٹھنڈے رہیں
دُشمنوں پر رہیں بن کے شکل قضا

ذادعاء الاناستی اجمعھم
استجب ربنا یا مجیب الدعا

اور ہوں گے جنہیں تجھ سے لالچ ہو کچھ
تیرے اخترؔ کو کافی ہے تیری رضا

چل دیئے تم آنکھ میں اشکوں کا دریا چھوڑ کر

چل دیئے تم آنکھ میں اشکوں کا دریا چھوڑ کر
رنج فرقت کا ہر اک سینہ میں شعلہ چھوڑ کر

لذت مے لے گیا وہ جام و مینا چھوڑ کر
میرا ساقی چل دیا خود مے کو تشنہ چھوڑ کر

ہر جگر میں درد اپنا میٹھا میٹھا چھوڑ کر
چل دیئے وہ دل میں اپنا نقش والا چھوڑ کر

جامۂ مشکیں لئے عرش معلیٰ چھوڑ کر
فرش پر آئے فرشتے بزم بالا چھوڑ کر

عالم بالا میں ہر سو مرحبا کی گونج تھی
چل دیئے جب تم زمانے بھر کو سوُنا چھوڑ کر

موت عالم سے بندھی ہے موت عالم بے گماں
روح عالم چل دیا عالم کو مردہ چھوڑ کر

متقی بن کر دکھائے اس زمانے میں کوئی
ایک میرے مفتیِ اعظم کا تقویٰ چھوڑ کر

خواب میں آ کر دکھاؤ ہم کو بھی اے جاں کبھی
کون سی دُنیا بسائی تم نے دُنیا چھوڑ کر

ایک تم دُنیا میں رہ کر تارک دُنیا رہے
رہ کے دُنیا میں دکھائے کوئی دُنیا چھوڑ کر

اس کا اے شاہ زمن سارا زمانہ ہوگیا
جو تمہارا ہوگیا سارا زمانہ چھوڑ کر

رہنمائے راہِ جنت ہے ترا نقش قدم
راہِ جنت طے نہ ہوگی تیرا رستہ چھوڑ کر

مثل گردوں سایۂ دست کرم ہے آج بھی
کون کہتا ہے گئے وہ بے سہارا چھوڑ کر

ہوسکے تو دیکھ اخترؔ باغ جنت میں اسے
وہ گیا تاروں سے آگے آشیانہ چھوڑ کر

لعل یکتائے شہ احمد رضا ملتا نہیں

زینت سجادہ و بزم قضا ملتا نہیں
لعل یکتائے شہ احمد رضا ملتا نہیں

وہ جو اپنے دور کا صدیق تھا ملتا نہیں
محرم راز محمد مصطفیٰ ملتا نہیں

اب چراغ دل جلا کر ہو سکے تو ڈھونڈیئے
پر تو ِ غوث و رضا و مصطفیٰ ملتا نہیں

عالم سوز دروں کس سے کہوں کس سے کہوں
چارہ ساز درد دل درد آشنا ملتا نہیں

عالموں کا معتبر وہ پیشوا ملتا نہیں
جو مجسم علم تھا وہ کیا ہوا ملتا نہیں

زاہدوں کا وہ مسلّم مقتدا ملتا نہیں
جس پہ نازاں زہد تھا وہ پارسا ملتا نہیں

فرد افراد زماں وہ شیخ اشیاخِ جہاں
کاملانِ دہر کا وہ منتہا ملتا نہیں

استقامت کا وہ کوہ محکم و بالا تریں
جس کے جانے سے زمانہ ہل گیا ملتا نہیں

چار یاروں کی ادائیں جس میں تھیں جلوہ نما
چار یاروں کا وہ روشن آئینہ ملتا نہیں

ایک شاخِ گل نہیں سارا چمن اندوہ گیں
مصطفیٰ کا عندلیب خوش نوا ملتا نہیں

مفتی اعظم کا ذرہ کیا بنا اختؔر رضا
محفلِ انجم میں اختر دوسرا ملتا نہیں

منقبت شریف

درشان مفسر اعظم ہند علیہ الرحمہ بموقع وصال پرملال

حامی دین ہدیٰ تھے شاہ جیلانی میاں
بالیقیں مردِ خدا تھے شاہ جیلانی میاں

مثلِ گل ہنگام رُخصت مسکراتے ہی رہے
پیکر صبر و رضا تھے شاہ جیلانی میاں

چل بسے ہم کو دکھا کر راہ سیدھی خلد کی
دین حق کے رہنما تھے شاہ جیلانی میاں

ہجر کی لائے نہ تاب آخرش جا ہی ملے
عاشق خیرالوریٰ تھے شاہ جیلانی میاں

ان کے ہر ارشاد سے ہر دل کی ہوتی تھی جِلا
مظہر شانِ خدا تھے شاہ جیلانی میاں

مال و زر سب کچھ نچھاور راہِ حق میں کر گئے
کیسے مخلص پیشوا تھے شاہ جیلانی میاں

ہم کو بن دیکھے تمھیں اب کیسے چین آئے حضور
تم شکیب اقربا تھے شاہ جیلانی میاں

صبر وتسلیم و رضا کی اب ہمیں توفیق دے
تیرے بندے اے خدا! تھے شاہ جیلانی میاں

شور کیسا ہے یہ برپا غور سے اخترؔ سنو
پر تو احمد رضا تھے شاہ جیلانی میاں

منقبت شریف

درشان مفسر اعظم ہند علیہ الرحمہ بموقع وصال پر ملال

کس کے غم میں ہائے تڑپاتا ہے دل
اور کچھ زیادہ امنڈ آتا ہے دل

دل ترا ہرگز بہلنے کا نہیں
تو عبث بیمار بہلاتا ہے دل

ہائے دل کا آسرا ہی چل بسا
ٹکڑے ٹکڑے اب ہوا جاتا ہے دل

کون جانے راز محبوب و محب
کیوں لیا جاتا دیا جاتا ہے دل

جاں بحق تسلیم ہو جانا ترا
یاد کر کے میرا بھر آتا ہے دل

اے تعالی اللہ شان اولیاء
ان کے استغناء پہ بل کھاتا ہے دل

میں بھی کچھ دن کا ہوں مہمان جہاں
تاب ہجراں اب نہیں لاتا ہے دل

کھا چکا ہے بارہا کتنے فریب
پھر بھی دُنیا پر مٹا جاتا ہے دل

تیرے پیچھے ہو چکا برباد میں
رہنے دے اب اور کیا بھاتا ہے دل

چھوڑ دے ہاں اور غفلت چھوڑ دے
کیوں سوئے دوزخ لئے جاتا ہے دل

اپنے مولیٰ کو منا لے بد نصیب
ٹھوکریں در در کی کیوں کھاتا ہے دل

اپنے اخترؔ پر عنایت کیجئے
میرے مولیٰ اس کو بہکاتا ہے دل

عرس امجد علی میں چلے آیئے

منقبت بموقع عرس صدرالشریعہ علیہ الرحمہ ۲۰۱۳ء

عرس امجد علی میں چلے آیئے
مجد امجد کی سوغات لے جایئے

کس قدر پرکشش ہے یہ رضوی سما
جلوہ فرما ہیں کیا اعلیٰ حضرت یہاں

بزمِ صدرالشریعہ کی یہ دل کشی
بے خودی دے گئی اور خودی لے گئی

بے خودی میں ہوئے دہر سے بے خبر
بے خودی اپنی ہے دین میں معتبر

گلستانِ رضا ہے یہاں بے گماں
ہے بہارِ شریعت یہاں بے خزاں

نظم میری وہاں گنگنائی گئی
میں بھی حاضر ہوں یوں غائبانہ سہی

تم کو امجدؔ، رضاؔ سے ملا میکدہ
ایک عالم ہوا بادہ خوارِ رضا

رِند تیرے دُعا گو رہیں گے صدا
جام و پیمانہ بھر دے میرا ساقیا

اپنے اخترؔ پہ بھی ہو کرم کی نظر
اس کے دامن میں بھی ڈالئے کچھ گہر

مصطفیٰ کی ضیا، شمع امجد علی
پُر ضیا ہو صدا، شمع امجد علی

شمع امجد علی سے یہ محفل سجی
انجمن ہے رضاؔ کی خود امجد علی

شمع امجد سے لو جب رضاؔ کی ملی
انجمن، انجمن سے بہم ہوگئی

یک زباں ہو کے کہتی ہے یہ انجمن
خوب پھولے پھلے یہ رضاؔ کا چمن

مسلک اعلیٰ حضرت سلامت رہے
خیر سے سنیوں کی جماعت رہے

منقبت شریف

درشان حضور مجاہد ملت علیہ الرحمۃ والرضوان

دل نے کہا مجاہد ملت کو ڈھونڈیئے
لے کر چراغ شاہ ولایت کو ڈھونڈیئے

میں نے کہا کہ سن اے دل مبتلائے غم
اپنی یہ کب مجال کہ پا جائیں ان کو ہم

ہم زیر آسماں انہیں یوں دیکھتے رہے
وہ کب کے آسماں کے پرے خلد میں گئے

تم کیا گئے مجاہد ملت جہاں گیا
عالم کی موت کیا ہے عالم کی ہے فنا

میں رحلت مجاہد ملت کو کیا کہوں
یوں سمجھو گر گیا کوئی اسلام کا ستوں

ہر سو یہ کہہ رہے ہیں عنادل چمن چمن
اے بلبل مدینہ کہاں ہے تو خوش دہن

وہ یادگار حجۃ الاسلام اب نہیں
اندوہ گیں ہے آج شبستان علم دیں

نسرین گلستان صدرالشریعہ بود
بوئے خودش گذاشتہ اندر چمن بود

خورشید سنّیت نے چادر جو اوڑھ لی
ظلمت میں قافلے کی وہ رفتار تھم گئی

پیک ندیٰ و غفراں ان کی وفات تھی
اخترؔ خوشی مناؤ وصال حبیب کی

منقبت شریف

در شان حضرت احسن العلماء مارہروی علیہ الرحمہ

حق پسند و حق نوا و حق نما ملتا نہیں
مصطفیٰ حیدر حسن کا آئینہ ملتا نہیں

خوب صورت خوب سیرت وہ امین مجتبیٰ
اشرف و افضل، نجیب ظاہرہ ملتا نہیں

خوش بیان و خوشنوا و خوش ادا ملتا نہیں
جو مجسّم حسن تھا وہ کیا ہوا ملتا نہیں

خوش بیان و خوشنوا و خوش ادا ملتا نہیں
دل نوازی کرنے والا دل ربا ملتا نہیں

پیکر صدق و صفا وہ شمع راہ مصطفیٰ
جو مجسم دین تھا وہ کیا ہوا ملتا نہیں

مرد میدان رضا وہ حیدر دین خدا
شیر سیرت شیر دل حیدر نما ملتا نہیں

حاجتیں کس کو پکاریں کس کی جانب رُخ کریں
حاجتیں مشکل میں ہیں مشکل کشا ملتا نہیں

وہ ہیں ان میں جو کہیں اجسامنا ارواحنا
صورت روح رواں ہے برملا ملتا نہیں

ڈوب تو بحر فنا میں پھر بقا پائے گا تو
جو یہ کہہ کر دے گیا اپنا پتہ ملتا نہیں

سنیوں کی جان تھا وہ سیدوں کی شان تھا
دُشمنوں کے واسطے پیکِ رضا ملتا نہیں

وہ امینِ اہلِ سنت رازدارِ مرتضیٰ
اشرفؔ و افضلؔ، نجیبؔ باصفا ملتا نہیں

شبلِ شیرِ کربلا وہ دافعِ کرب و بلا
وہ ہمارا غمزدہ غم آشنا ملتا نہیں

ایک شاخِ گل ہی کیا غم گین ہے ساری فضا
مصطفیٰ کا عندلیبِ خوش نوا ملتا نہیں

یاد رکھنا ہم سے سن کر مدحتِ حیدر حسن
پھر کہو گے اخترؔ حیدر نما ملتا نہیں

اے نقیب اعلیٰ حضرت

اے نقیب اعلیٰ حضرت مصطفیٰ حیدر حسن
اے بہار باغِ زہرا میرے برکاتی چمن

اے تماشا گاہ عالم چہرۂ تابان تو
تو کجا بہر تماشا می روی قربان تو

استقامت کا وہ کوہ محکم و بالا حسن
اشرف و افضل نجیب عترت زہرا حسن

طور عرفان و علو و حمد و حسنیٰ و بہا
زندہ باد اے پر تو موسیٰ و عکس مصطفیٰ

عالم سوز دروں کس سے کہوں کس سے کہوں
دل شدہ زار چناں و جاں شدہ زیر چنوں

تھا جو اپنے درد کی حکمی دوا ملتا نہیں
چارہ ساز درد دل دید آشنا ملتا نہیں

ایک شمع انجمن تھی جو بالآخر بجھ گئی
اب اجالے کو ترستی ہے یہ بزم آ گہی

سوگواروں کو شکیبائی کا ساماں کم نہیں
اب امین قادریت بن گیا تیرا امیں

علم و اہل علم کی توقیر تھا شیوہ ترا
جانشیں میں ہو نمایاں جلوۂ زیبا ترا

علم کا اس آستانے پر سدا پہرہ رہے
صورت خورشید تاباں میرا مارہرہ رہے
اخترؔ خستہ ہے بلبل گلشن برکات کا
دیر تک مہکے ہر اک گل گلشن برکات کا

چھوڑ کر آپ سارا جہاں چل دیئے

منقبت بموقع وصال امین شریعت حضرت علامہ سبطین رضا خان علیہ الرحمہ

چھوڑ کر آپ سارا جہاں چل دیئے
اے امین شریعت کہاں چل دیئے

دے کے ہستی کا اپنی نشاں چل دیئے
سب کی منزل جہاں ہے وہاں چل دیئے

کیسے ماہِ مبیں بے گماں چل دیئے
کتنے زیر زمیں آسماں چل دیئے

عشق سرور میں مر کر امر ہو گئے
اور فنا ہو کے سوئے جناں چل دیئے

آگے آگے امین شریعت گئے
پیچھے اشکوں کے سیل رواں چل دیئے

داغِ عشق نبی دل میں رکھے رہے
لے کے شمع لحد شادماں چل دیئے

باغِ احمد رضا کے گل خوشنما
مسکراتے سوئے گلستاں چل دیئے

دیکھنے والو جی بھر کے دیکھو ہمیں
کل نہ رونا کہ اخترؔ میاں چل دیئے

گلشن علم کی بہار ہوئے

منقبت بحر العلوم مفتی عبد المنان اعظمی علیہ الرحمہ

گلشن علم کی بہار ہوئے
وہ بزرگوں کی یادگار ہوئے

علم کا بحرِ بے کنار ہوئے
اور حکمت کا آبشار ہوئے

آگہی کا وہ لالہ زار ہوئے
اس گلستاں کے گل ہزار ہوئے

وہ قرارِ دل فگار ہوئے
غم کے ماروں کے غمگسار ہوئے

مصطفیٰ کے وہ جاں نثار ہوئے
ان کے خاصوں میں یوں شمار ہوئے

حق نگر حق نما حق شعار ہوئے
حق شناسوں کے شہر یار ہوئے

مرد میدانِ کارزار ہوئے
سنیوں کے وہ شہ سوار ہوئے

تھے فتاوائے رضویہ کے امین
اعلیٰ حضرت پہ وہ نثار ہوئے

ان کو روتا ہے اب زمانہ یوں
جوہر فردِ روزگار ہوئے

عبد منّان جن کو کہتے تھے
وہ بہاروں سے ہم کنار ہوئے

اخترؔ خستہ کے کرم فرما
شامل بزمِ کردگار ہوئے

بموقع وصال علامہ مفتی شعیب رضا نعیمی علیہ الرحمہ

چھوڑ کر تم یکا یک جہاں چل بسے
اے شعیب نعیمی کہاں چل بسے
تم نہیں ہو تو سونی ہے بزم سخن
تم سے شاداب تھے آگہی کے چمن

بموقع وفات حسرت آیات

خال محترم جناب امید صاحب رضوی

یہ ادارہ جس کو کہیے گلستانِ علم و فن
ہوگیا رُخصت سے تیری موردِ رنج و محن

منظرِ اسلام کے تھے کارکن تم نام ور
خدمتِ اسلام کی تھی، تم کو کیا سچی لگن

مفتیِ اعظم کے دلبند و جگر پارے تھے تم
کیسے دیکھیں ان کو غمگیں ہائے سب اہلِ سنن

ایک وہ ہیں جو مرے تو جاوداں ہوکر مرے
ایک وہ زندہ ہیں گویا نعش بے گور و کفن

سو رہے ہیں لحد میں کچھ اس طرح وہ چین سے
ناز سے بے فکر ہوکر جیسے سو جائے دلہن

مرضیِ مولیٰ ہے بندو! صبر سے کچھ کام لو
یہ دُعا مانگو کہ ان کو بخش دے وہ ذوالمنن

شدتِ غم سے اعزا اس قدر بجھ سے گئے
چاند سے چہروں کو اخترؔ لگ گیا جیسے گہن

تہنیت بتقریب شادی

عبدالکریم صاحب برائے حاجی سلیمان ابراہیم

مژدہ دیتی دل مضطر کو صبا آئی ہے
چل سلیماں کے یہاں انجمن آرائی ہے

چل دکھائیں وہ کسی کا تجھے دولھا بننا
اُٹھ کہ کیا خوب یہ سامان شکیبائی ہے

غم ہستی کو بھلا دے یہ ہے بزم مستی
جھوم کر تو بھی کہ فضا ساری ہی صہبائی ہے

دل بھی آخر یہ پکار اُٹھا کہ اے بادِ صبا
آفریں کیا تری باتوں کی پذیرائی ہے

ہم بھی اس ماہ جبیں کو ذرا دیکھیں تو سہی
مہ جبینوں کی نظر جس کی تماشائی ہے

یا خدا! تازہ رہیں پھول یہ سہرے کے سدا
نہ کبھی جائے جو یہ فصل بہار آئی ہے

ان دو پھولوں سے کھلیں پھول کچھ ایسے یارب!
بلبل دین نبی جن کا تمنائی ہے

جن کی خوشبو سے معطر ہو دماغِ عالم
کہ مجھے قوم سے الحاد کی بو آئی ہے

ہم صفیروں میں یہ چرچے ہیں تیرے اخترؔ
بلبل باغِ رضا خوب نوا پائی ہے

سہرا بتقریب شادی خانہ آبادی

عزیزی محمد سعید نوری سلمہ

کیسا باغ و بہار ہے سہرا
کس قدر خوش گوار ہے سہرا

نور جان بہار ہے سہرا
غیرت لالہ زار ہے سہرا

کس کے رُخ پر نثار ہے سہرا
کس لئے تار تار ہے سہرا

کیا گہر ہے بجائے گل اس میں
کس قدر آب دار ہے سہرا

رحمت دو جہاں کے جلوے ہیں
گلشن نو بہار ہے سہرا

رضویوں کی بہار ہے سہرا
سنیوں کا قرار ہے سہرا

نجدیوں کو کہاں ہے تاب نظر
آتش شعلہ بار ہے سہرا

سینۂ یار کے لئے ٹھنڈک
دل اعدا میں خار ہے سہرا

چشم بد دور کیوں نہ ہو تجھ سے
تیرے رُخ کا حصار ہے سہرا

گلشن فیض مفتی اعظم
رشک صد لالہ زار ہے سہرا

از طفیل شفیع بہر سعید
زندگی کی بہار ہے سہرا

پھول سہرے کے کہہ رہے ہیں سنو
ماں کے دل کی پکار ہے سہرا

ہیں رفیق و حسن بھی نعرہ زن
واہ کیا خوش گوار ہے سہرا

رخ رضیہ پہ تازگی ہے نئ
تازگی کا نکھار ہے سہرا

فاطمہ صابرہ کے صدقے میں
باقی و پائیدار ہے سہرا

شاہدہ پر بھی کیف طاری ہے
کس خوشی کا خمار ہے سہرا

ہے زلیخا بھی پیکر حیرت
کیا انوکھا نگار ہے سہرا

اور عطیہ بھی مسکراتی ہے
مسکراتی بہار ہے سہرا

سعدیہ اور زبیدہ گاتی ہیں
واہ کیا شاہکار ہے سہرا

ہو امان و حمیدہ کو مژدہ
رحمت کردگار ہے سہرا

کھینچ لائی شمیم ہر دل کو
کس قدر خوش گوار ہے سہرا

عقد فرمان سرور دیں ہے
اذن پروردگار ہے سہرا

رنگ طوبیٰ ہے پردۂ گل میں کیا بہشتی بہار ہے سہرا
بندش خوش گوار بلبل و گل دو دلوں کا قرار ہے سہرا
نور میں سب نہاگئی محفل نور کا آبشار ہے سہرا
سب لگاتے ہیں نعرۂ تحسین واہ کیا خوش گوار ہے سہرا
چاند ہے چہرۂ سعیدِ اختر
اور ستاروں کا ہار ہے سہرا

بتقریب سالگرہ

بے بی سلمیٰ بنت عظیم جی صالح جی ساکن کلکتہ

نسیم صبح وہ اٹھلاتی کیوں ادھر آئی
یہ کیسی کیف و مسرت کی اک لہر آئی
ہر ایک لب پہ تبسم یہ کیسا رقصاں ہے
عظیم جی کے یہاں کیوں ہجوم یاراں ہے
سنا ہے سالگرہ ہے دلاری بے بی کی
مچی ہے دھوم عزیزوں میں پیاری بے بی کی
بفرط شرم نرالا ہی اس کا عالم ہے
پسینہ رخ پہ جو بہتا ہے رشک شبنم ہے
کچھ اس ادا سے ہوئی ہے وہ انجمن آرا
کہ مہ و شان جہاں میں ہو جیسے وہ یکتا
وہ بولتی ہے تو بلبل کوئی چہکتی ہے
خرام کرتی ہے تو برق سی چمکتی ہے
وہ کتنی بھولی ہے اور کتنی نیک ہے بے بی
غرض کے اپنے محاسن میں ایک ہے بے بی
دعا اخیر میں ہے بارگاہ رحماں میں
الٰہی! روز ترقی کر اس کے ایماں میں

روح الفؤاد بذکریٰ خیر العباد

المعروف بـــــ

نغماتِ أختر

تاج الشریعہ قاضی القضاۃ حضرۃ العلامہ المفتی

محمد أختر رضا خان

القادری الأزہری رحمہ اللہ تعالیٰ

جمع و ترتیب

خادم العلم الشریف عاشق حسین الکشمیری، بریلی الشریفة

تحت إشراف

نجل تاج الشریعہ محمد عسجد رضا القادری

مدیر: جامعۃ الرضا، بریلی الشریفة

قصیدة فی الحمد و مدح النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ * مَالِی رَبٌّ إِلَّاھُو
یَفْنَی الْکُلُّ وَیَبْقٰی ھُو * لَیْسَ الْبَاقِیْ إِلَّا ھُو
مَنْ کَانَ دُعَاہٗ أَنْ یَّا ھُو * ذَاكَ حَمِیْدٌ عُقْبَاہٗ
مَنْ کَانَ لِرَبِّیْ دُنْیَاہٗ * عَاشَ سَعِیْدًا أُخْرَاہٗ
مَنْ کُنْتَ إِلٰھِی مَوْلَاہٗ * کُلُّ النَّاسِ تَوَلَّاہٗ
مَنْ مَّاتَ یَقُوْلُ أَللّٰہ * ذَاكَ الْخَالِدُ مَحْیَاہٗ
رُسُلُ اللّٰہِ تَلَقَّاہٗ * أَبْشِرْ عَبْدُ بِحُسْنَاہٗ
اَلرِّضْوَانُ لَہٗ نُزُلٌ * جَنَّۃُ خُلْدٍ مَأْوَاہٗ
تَخْشَی النَّاسَ بِلَاجَدْوَی * ھَلَّا رَبَّكَ تَخْشَاہٗ
اِبْغِ الْأَمْنَ لَدَی رَبِّیْ * إِنَّ الْأَمْنَ بِتَقْوَاہٗ
تَنْسٰی رَبَّكَ یَا فَانِیْ * دُمْ إِنْ شِئْتَ بِذِکْرَاہٗ
تَرْجُو النَّاسَ لِجَدْوَاھُمْ * إِنَّ الْجَدْوَی جَدْوَاہٗ
ھَلْ غَیْرَكَ یَخْشَی رِبِّیَّ * غَیْرُكَ رَبِّیْ یَخْشَاہٗ
رَبِّیْ رَبُّ الْأَرْبَابِ * لَیْسَ یُضَاھِیْ حَاشَاہٗ
فَسِوَاہٗ رَبٌّ بِالْاِسْمِ * وَإِلٰہُ الْحَقِّ یَرْعَاہٗ
اَلْوَاحِدُ لَیْسَ بِذِی جُزْءٍ * لَا وَاحِدَ حَقًّا إِلَّا ھُو
اَلْخَلْقُ مَرَایَا مَوْجُوْدٍ * لَا مَوْجُوْدَ إِلَّاھُو
وَالْکُلُّ مَظَاھِرُ مَشْھُوْدٍ * لَا مَشْھُوْدَ إِلَّاھُو

فَرْدٌ حَقٌّ إِلَاهَتُهٗ * لَا مَعْبُودَ إِلَّا هُو
وَانْهَلَّ صَلَاةُ اللّٰهِ عَلَىٰ * مَنْ لَّيْسَ شَفِيعًا إِلَّاهُو
مَنْ بِالدِّينِ أَحْيَانَا * حَيًّا اللّٰهُ مُحَيَّاهٗ
عَمَّ الْكَوْنَ بِرَحْمَتِهٖ * كُلٌّ الرُّحْمٰى رُحْمَاهٗ
وَازْدَانَ بِلَادُ اللّٰهِ بِهٖ * فَالْكُلُّ ظَلَامٌ لَوْلَاهٗ
وَازْدَانَ بِلَادُ اللّٰهِ بِهٖ * فَالْكَوْنُ ظَلَامٌ لَوْلَاهٗ
جَاءَ جَمِيلُ الرَّحْمٰنِ * فَاشْكُرْ تَزْدَدْ نَعْمَاهٗ
حَلَّ الْفَرَحُ بِمَوْلِدِهٖ * فَافْرَحْ حَتّٰى تَلْقَاهٗ
قَدْ نِيطَ حَيَاةُ الْكَوْنِ بِهٖ * فَالْكَوْنُ عَدِيمٌ لَوْ لَاهٗ
يَا مَنْ يَّطْلُبُ رِضْوَانًا * مَا الرِّضْوَةُ إِلَّا إِيَّاهٗ
كُنْ لِنَبِيِّ اللّٰهِ رِضًى * تَحْظَ لَدَيْهِ بِزُلْفَاهٗ
إِنَّ النِّعْمَةَ أَحْمَدُنَا ﷺ * يَا طَالِبَ نِعْمَةِ مَوْلَاهٗ
إِنَّ النِّعْمَةَ أَحْمَدُنَا ﷺ * أَللّٰهُ إِلَيْنَا أَهْدَاهٗ
بِرَسُولِ اللّٰهِ فَابْتَهِجُوا * فَهُوَ الْفَضْلُ وَ بُشْرَاهٗ
بِاللّٰهِ تَأَيَّدَ نَاصِرُنَا * لَايُخْذَلُ مَنْ قَدْ رَجَّاهٗ
أَدْرِكْ عَبْدَكَ جِيلَانِي * مَنْ غَيْرُكَ يَدْفَعُ بَلْوَاهٗ
وَيَزُورُ سَلَامُ الرَّحْمٰنِ * خَيْرَ نَبِيٍّ نَبَّاهٗ
هٰذَا أَخْتَرْ أَدْنَاكُمْ * رَبِّي أَحْسَنَ مَثْوَاهٗ

رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا کَنْزَ الْاَمَانِی

رَسُوْلَ اللهِ يَا كَنْزَالْأَمَانِى
عَلَى أَعْتَابِكُمْ وَقَفَ الْمُعَانِى
بِهٰذَ الْبَابِ يَعْتَزُّ الذَّلِيلُ
لِهٰذَا الْبَابِ يَأتِى كُلُّ عَانٍ
لِهٰذَاالْبَابِ اِنْتَدَبَ الرَّحِيمُ
ذَوِى الْأَوْزَارِ مِنْ قَاصٍ وَدَانٍ
رَسُولَ اللهِ إِنِّى مُسْتَجِيرٌ
لَدىٰ أَعْتَابِكُمْ مِنْ كُلِّ جَانٍ
رَسُولَ اللهِ فَامْنَعْنِى وَكُنْ لِى
مُعِيْنًا خَيْرَ عَوْنٍ فِى الزَّمَانِ
وَمِنْ نَفْسِى الجَمُوحِ فَكُنْ مُعِيذاً
فَنَفْسِى هٰذِهٖ شَرُّ الْجَوَانِى
لَكَمْ وَرَدَتْ رَوَاحِلُنَا خِفَافَا
وَكَمْ صَدَرَتْ مُحَمَّلَةً عَوَانِى
وَكَمْ فَاضَتْ بِحَارُكَ كُلَّ حِينٍ
وَكَمْ جَادَتْ سَمَاءُكَ كُلَّ آنٍ
وَلَا زَالَتْ بِحَارُكُم تُفِيضُ
وَأَمْطَارُ النَّدىٰ مَرَّالْأَوَانِ

فِدَاکُمْ مُهْجَتِی أَنْتُمْ عِمَادِی
مُرادِی بُغْیَتِی کَنْزِی أَمَانِی

أَلَاتُحْیُوْنَ مِن قَلْبِی مَوَاتًا
أَلَاتَأْتُوْنَ مُنْدَرِسَ الْمَکَانِ

أَمَا لِلشَّمْسِ فِی لَیْلِی شُرُوْقٌ
أَلَا یَجْلُو مُحَیَّاکُمْ کِیَانِی

وَکَمْ جَلَّیْتُمْ عُمَی الْعُیُونِ
وَکَمْ أَحْیَیْتُمْ مَیْتَ الْجَنَانِ

رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّی مُسْتَحِبٌّ
مَدِیْنَتَکُم عَلَیٰ رَوْضِ الْجِنَانِ

فَهَلْ لِی فِی مَدِیْنَتِکُمْ قَرَارٌ
وَهَلْ بُعْدٌ یُبَدَّلُ مِنْ تَدَانِی

رَسُولَ اللّٰهِ جُوْدُوا بِالْوِصَالِ
کَفَیٰ مِنْ هِجْرِکُمْ مَا قَدْ أُعَانِی

ما إن مدحت محمدا بمقالتی
لکن مدحت مقالتی بمحمد

رَسُوْلَ اللّٰہ یَابَدْرَ التَّمَامِ

رَسُوْلَ اللّٰہ یَا بَدْرَ التَّمَامِ
إِلَیْكَ أَفِرُّ مِنْ شَرِّ الظَّلَامِ
یُقَصِّرُ عِنْدَ غَمْرِكَ کُلُّ بَحْرٍ
وَیُقْصِرُ عَنْ سَمَاكَ یَدُ الْغَمَامِ
سَمَاءُ کُمْ عَلَی الْاَقْطَارِ دَامَتْ
وَبَحْرُکُمْ یُفِیْضُ عَلَی الدَّوَامِ
أَغِثْنِیْ یَا غِیَاثِیْ أَنْتَ حِرْزِیْ
فَأَسْعِدْنِیْ بِبَرْدٍ فِیْ ضُرَامِ
وَکُنْ لِیْ خَیْرَ جَارٍ فِیْ حَیَاتِیْ
وَمَنْ ذَا أَرْتَجِیْ یَوْمَ الْقِیَامِ
وَکُنْ لِیْ خَیْرَ عَوْنٍ فِیْ أُمُوْرِیْ
وَنَا وِلْنِیْ یَدًا لِلِاعْتِصَامِ
فِدَاکُمْ مُهْجَتِیْ أَنْتُمْ عِمَادِیْ
عِصَامِیْ دُمْتُمْ خَیْرَ عِصَامِ
فِدَاكَ أَبِیْ وَأُمِّیْ مِنْ جَمِیْلٍ
یُرِیْنَا الْبَرْقَ مِنْهُ فِیْ ابْتِسَامِ
إِذَامَا اللَّیْلُ صَادَفَ إِبْتِسَامًا
تَجَلَّتْ إِبْرَةٌ عِنْدَابْتِسَامِ

لَهُ ثَغْرٌ حَوَى دُرًّا نَضِيدًا
تَنَاثَرَ فِي قَوَالِبَ مِنْ كَلَامِ
صَلَاةُ اللهِ يَحْدُوهَا سَلَامٌ
عَلَى مَنْ دَلَّنَا سُبُلَ السَّلَامِ
وَرَحْمَةُ رَبِّنَا غَمَرَتْ طَلَالاً
بِجَاهِ الْمُصْطَفٰى خَيْرِ الْاَنَامِ
وَيَسْقِي رَمْسَهٗ دَوْمًا غَمَامٌ
وَيُزْهِرُ قَبْرَهٗ سُرُجُ الظَّلَامِ
وَدَامَ لِآلِه عَيْشٌ رَضِيٌّ
وَيَرْضٰى عَنْهُمُ رَبُّ الْاَنَامِ
سَأَلْتُ جِوَارَكُمْ يَا خَيْرَ جَارِ
وَاِنِّي اَرْتَجِي نَيْلَ الْمَرَامِ
فَهَلْ لِّي فِي مَدِينَتِكُمْ قَرَارٌ
وَهَلْ قُرْبٌ يَدُومُ لَدَى الْمَقَامِ

أرى كل مدح فى النبى مقصرا
وإن بالغ المثنى عليه وأكثرا

اَعَیْنَایَ جُوْدَا وَلَا تَجْمُدَا

أَعَيْنَايَ جُوْدَا وَلَا تَجْمُدَا ۔ أَلَا تَبْكِيَانِ لِشَطِّ النَّوٰى
وَقَدْ حَالَ بَيْنِىْ وَبَيْنَ الْمُنٰى ۔ جَنَاحِى الْكَسِيْرُ وَضَعْفُ النُّهٰى
مِنَ الْمُصْطَفٰى كَمْ نَأَتْ دَارُنَا ۔ وَكَمْ قَدْ لَقِيْنَا فَيَا لَلْأَسٰى
أَلَا فَاسْلُوَانِىْ بِدَمْعٍ هَمِىْ ۔ فَإِنَّ الْبُكَاءَ لَخَيْرُ الْعَزٰى
أَلَا تَبْكِيَانِ لِدَارِ النَّدٰى ۔ مَلَاذِ الْمُعَنّٰى نَآ أَوْ دَنَا
أَلَا تَهْيِمَانِ هَوٰى طَيْبَةٍ ۔ ثَرَاهَا زَهَتْ مِنْ سَمَاءِ الثَّنَا
غَدَا كُلُّ سَامٍ يُؤَمِّلُهَا ۔ بِرِجْلِ النَّبِىْ قَدْ تَسَامَتْ كَذَا
وَصَارَتْ شِفَاءً لِّأَسْقَامِنَا ۔ تُصِحُّ السَّقِيْمَا تُزِيْلُ الْعَنَا
جَنَى الْعَيْشِ دَوْمًا لِّثَاوٍ بِهَا ۔ فَيَا مَرْحَبًا بِالْمُنٰى هٰهُنَا
هَلَا بِالْمَنِيَّةِ فِىْ طَيْبَةٍ ۔ أَحَبُّ الْمَوَاقِيْتِ مِيْقَاتُهَا
ذُكَاءٌ أَنَارَتْ شُمُوْسَ الدُّجٰى ۔ دَلِيْلُ الْهُدَاةِ سِرَاجُ الْهُدٰى
مُرَادِىْ عِمَادِىْ عِمَادُ الْوَرٰى ۔ بِهِ الْأَرْضُ تَزْهُوْ وَتُزْهِى السَّمَا
لَكَمْ قَدْ هَوٰى مَنْ عَلَيْهِ سَمَا ۔ وَكَمْ قَدْ عَلَا مَنْ لَدَيْهِ حَنَا
زَهَا رَمْسُهُ فَوْقَ عَرْشِ الْعُلٰى ۔ وَغَشّٰى ضِيَاهُ ضِيَاءَ الذُّكَا
تَجَلّٰى وَ عَمَّ الدُّنٰى بِالضِّيَا ۔ وَعَنْ ضَوْئِهٖ كُلُّ ضَوْءٍ أَتٰى
أَمَا فِىْ فُؤَادِىْ لَكُمْ نَظْرَةٌ ۔ أَمَا لِلذُّكَاءِ بِلَيْلٍ سُرٰى
وَكَمْ قَدْ شَفَيْتَ عُضَالَ الْعَمٰى ۔ وَأَحْيَيْتَ قَلْبًا كَمَيْتِ الثَّرٰى

أَرَجّیْ قَرَارًا لَّدَی الْمُصْطَفٰی وَهَلْ خَابَ مَنْ قَدْ أَتَی الْمُرْتَجٰی
وَأَنْتَ الْكَرِيْمُ الَّذِیْ جُوْدُہٗ أَحَاطَ الْكِرَامَ بِجَوْدِ الْعَطَا
فَجُدْ بِالْوِصَالِ عَلَی الْمُجْتَدِیْ وَهَبْ لِیْ قَرَارًا بِرَحْبِ الْفِنَا
أَيَا شَوْقُ حَرِّكْ مَطِيَّ الْمُنٰی فَإِنَّ اللِّقَا عَبْرَ جَسْرِ الْفَنَا
وَمُتْ قَبْلَ مَوْتٍ تَدُمْ بِالْهَنَا لَمَوْتٌ كَذَا قَدْ يُطِيْبُ الْبَقَا
عَنِ الْكَوْنِ فَافْصِلْ وَبِاللهِ صِلْ وَبِالْجَمْعِ فَاعْلُ سَنَامَ الذُّرٰی
لَأَخْتَرُ مُلْقًا عَلٰی بَابِكُمْ يُرَجِّی الْعَفَاءَ عَلٰی مَا جَرٰی
وَصَلَّی الْإِلٰہُ عَلٰی حِبِّہٖ وَآلٍ وَّصَحْبٍ أَمَانِ الدُّنٰی
وَجَادَ السَّلَامُ عَلٰی قَبْرِہٖ
بِسُقْيَا تَدُوْمُ لِيَوْمِ النَّدٰی

وأحسن منك لم ترقّط عینی
وأجمل منك لم تلد النساء
خلقت مبرّأ من کل عیب
کأنّك قد خلقت کما تشاء

صَلّٰی عَلَیْکَ اللّٰہُ یَا سَیِّدَ الْوَرٰی

صَلّٰی عَلَیْكَ اللهُ يَا سَيِّدَ الْوَرٰى
مَنْ حَلَّتِ الْاَمْطَارُ مِنْ جَدْوَاكَ

اَلْمُجْتَدِى هَا قَدْ جَثَا بِفِنَاكَ
يَرْجُو رِضَاكَ وَيَحْتَمِى بِحِمَاكَ

يَا رَحْمَةَ الرَّحْمٰنِ إِنَّكَ مُرْسَلٌ
بِالْجُوْدِ كُلُّ نَدَى الْوُجُوْدِ نَدَاكَ

يَا مُرْتَجَى الرَّاجِيْنَ جِئْتُكَ قَاصِداً
أَرْجُو رِضَاكَ وَهَلْ أَخِيْبُ حَاشَاكَ

حَاشَاكَ أَنْ تَحْرُمَ الرَّاجِى وَتَطْرُدَه
إِنِّى لَمُشْتَاقٌ جُعِلْتُ فِدَاكَ

إِنَّ الْحَمِيْدَ هَدَى إِلَيْكَ نَبَاهَةً
مِنْ حَمْدِهٖ وَمُحَمَّداً سَمَّاكَ

تَاهَ الْحِجَافِى مَتَاهِ عُلَاكَ
كُلُّ الْوَرٰى لَايَسْتَطِيْعُ ثَنَاكَ

يَا رَحْمَةً لِلْعَالَمِيْنَ بِأَسْرِهِمْ
إِنَّ الرَّحِيْمَ إِلَى الْوُجُوْدِ هَدَاكَ

صَلَّ الْاِلٰهُ عَلٰى هُدَى الْحَيَرَانِ

صَلَّ الْاِلٰهُ عَلٰى هُدَى الْحَيَرَانِ
اَلْمُصطَفٰى رَحْمَةُ الرَّحْمٰنِ

يَا مَطْلَعَ الْأَنْوَارِ فِي كُلِّ أَزْمَانٍ
مَنْ سِرَّهُ سَارٍ فِي كُلِّ أَكْوَانٍ

أَلْمُصْطَفٰى أَصْلٌ أَكْرِمْ بِمَنْبِتِهِ
اَلْمُصْطَفٰى فَرْعٌ يَسْمُو بِعَدْنَانٍ

أَكْرِمْ بِأَطْوَارٍ لِلْمُصْطَفٰى كَثُرَتْ
شَجَرٌ بِبَذْرٍ وَطَلْعٍ وَأَغْصَانٍ

أَكْرِمْ بِمُسْتَتِرٍ فِي كُلِّ مُزْدَهِرٍ
نُورٌ بِنَوْرٍ وَزَهْرٍ وَبُسْتَانٍ

نَفْسِي الْفِدَاءُ لِرَوْضٍ أَنْتَ مُزْهِرُهُ
فِيهِ الْعَفَافُ وَفِيهِ جُودٌ يَدُومَانِ

فَاقَ النَّبِيِّينَ فِي خَلْقٍ وَفِي خُلُقٍ
وَلَيْسَ لَهُ فِي عِلْمٍ وَلَا كَرَمٍ ثَانِي

أَنْتَ الَّذِي مِثْلُهُ فِي الْكَوْنِ مُمْتَنِعٌ
صَلّٰى عَلَيْكَ اللهُ يَاخَيْرَ اِنْسَانٍ

سِرٌّ الْوُجُودِ يُجَلِّي كُلَّ مُزْدَانٍ
كَالْبَذْرِ مَدْسُوسًا يَبْدُو بِرَيْحَانٍ

حَالَ الْعَنَاءُ وَحَلَّتِ السَّرَّاءُ

حَالَ الْعَنَاءُ وَحَلَّتِ السَّرَّاءُ

وُلِدَ الضِّيَاءُ فَالْكَوْنُ وَضَّاءُ

صَدَحَ الْهَزَارُ وَغَرَّدَتْ وَرْقَاءُ

وُلِدَ الْهُدٰى فَالْكَائِنَاتُ ضِيَاءُ

اَلْمُصْطَفٰى تَزْهُو بِهِ الْعَلْيَاءُ

وَعَلَى السَّمَاءِ تَسْمُو بِهِ الْغَبْرَاءُ

يَا حَبَّذَا مَوْلِدَ الْمُخْتَارِ مِنْ بَشَرٍ

مَا قُدِّرَتْ لِلْمُصْطَفٰى النُّظَرَاءُ

يَا اَوَّلَ الْكَوْنِ اَنْتَ رَبِيعُهُ

رَوْضُ الدُّنٰى بِرَبِيعِهَا زَهْرَاءُ

وَمِنَ السَّلَامِ عَلَى الرَّسُولِ هُدًى

اَزْكٰى السَّلَامِ تَحِيَّةٌ غَرَّاءُ

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا وَاخْتَفَتْ مِنْهُ الْبُدُوْرُ
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا تَتَابَعَ الدُّهُوْرُ
مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ طَلَعَ الْبَدْرُ الْمُنِيْرُ
أَيُّهَا الْمَبْعُوْثُ فِيْنَا أَنْتَ لِلْأَكْوَانِ نُوْرُ
جِئْتَ نَوَّرْتَ الْعَوَالِي جَلَّلَ الدُّنْيَا حُبُوْرُ
كَمْ سَمَاءُ كُمْ تَجُوْدُ كَمْ بِحَارُكُمْ تَفُوْرُ
كَمْ سَمَاءُ كُمْ تَمَادَتْ كَمْ بِحَارُكُمْ تَفُوْرُ
فِيْ بَنَانِكُمْ عُيُوْنٌ قَدْ جَرٰى مِنْهَا النَّمِيْرُ
جِئْتَ بِالْأَمْرِ الْمُطَاعِ أَنْتَ وَاللهِ الْأَمِيْرُ
مَنْ يُطِيْعُكُمْ سَعِيْدٌ وَجُحُوْدُكُمْ كَفُوْرُ
وَلِعَبْدِكُمْ جِنَانٌ وَلِمَنْ أَبٰى سَعِيْرُ
مَرْحَبًا يَا خَيْرَ جَائِىْ كَمْ بِهِ تَمَّتْ أُمُوْرُ
جُلِّيَتْ بِهِ عُيُوْنٌ ذُكِّيَتْ بِهِ صُدُوْرُ
كَمْ سَمَا بِهِ ذَلِيْلٌ كَمْ هَوٰى بِهِ فَخُوْرُ
ذُلِّلَتْ بِهِ صِعَابٌ غُلِّقَتْ بِهِ الشُّرُوْرُ
أُخْتُرُ الْجَائِرُ أَتَاكَ فَانْفِ عَنْهُ مَا يَجُوْرُ

اَلْحَمْدُ لِلْجَوَادِ

اَلْحَمْدُ لِلْجَوَادِ
اَلْوَاهِبِ الْمُرَادِ
مَنَّانُ يَا عِمَادِی
شُكْرًا عَلَى الرَّشَادِ
وَعَلَى ذِهِ الْاَيَادِی
فِينَا عَلَى التَّمَادِی
ثُمَّ الصَّلَاةُ عَلَى
خَيْرِ الْوَرَى الْهَادِی
وَالْاٰلِ مُعْتَمَدِی
وَالصَّحْبِ أَسْيَادِی
مَا غَرَّدَتْ وَرْقَا
وَتَرَنَّمَ الشَّادِی
غِبَّ السَّلَامِ يَا
أَهْلَ ذَا النَّادِی
إِنَّ النِّكَاحَ سُنَّه
مِنْ اَحْمَدِ الْعِبَادِ
صَلَّى عَلَيْهِ رَبِّی
مَا جَادَتِ الْجَوَادِی
أَبْشِرْ أَخِی بِصَبِيحَةٍ
غَرَّاءَ سَمْحِ الْقِيَادِ

تَلُومُونِی عَلٰی ذَنْبٍ عَظِیمٍ

تَلُومُونِی عَلٰی ذَنْبٍ عَظِیم
وَمَنْ یَّأتِ الذُّنُوبَ فَقَدْ أَلَامَا

وَلُطْفُ اللّٰهِ أَوْسَعُ أَنْ یَّضِیقَا
بِمِثْلِی فَاسْمَعُوا وَدَعُوا الْمَلَامَا

دَعُونِی أَسْأَلِ الرَّحْمٰنَ سُؤلِی
وَإِنِّی وَاثِقٌ أَنْ لَّنْ أُضَامَا

فَلِی مِیثَاقُ رَبِّی أَنْ یَّتُوبَا
عَلَیَّ وَهُوَ عَنْ خُلْفٍ تَسَامَا

إِلٰهِی فَاغْتَفِرْلِی مَامَضٰی مِنْ
ذُنُوبِی قَبْلَ أَنْ أَلْقَی الْحِمَامَا

وَلِلْإِخْوَانِ وَالْأَصْحَابِ إِنَّا
دَعَوْنَاكَ فَأَدْخِلْنَا السَّلَامَا

وَجَنِّبْنَا عَذَابَ النَّارِ رَبِّی
فَإِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامَا

وَأَبْقِ الْمُفْتِیَ الشَّیْخَ الْجَلِیلَا
عَلٰی أَعْدَاءِهٖ دَوْمًا حُسَامَا

وَمَتِّعْنَا بِهٖ دَهْرًا طَوِیلًا
وَبَارِكْ فِیهِ وَارْفَعْهُ مُقَامَا

بِجَاهِ الْمُصْطَفٰی مَنْ جَاءَ فِینَا
رَسُولًا هَادِیًا یَّجْلُو الظَّلَامَا

هَادِیَ السُّبُلِ یَا مَنَارُ سَلَامُ

هَادِیَ السُّبُلِ یَا مَنَارُ سَلَامُ
عَدَدَ الْبَرِّ وَالبِحَارُ سَلَامُ

یَتَوَالَی عَلَیْكَ مِنْ قَلْبِی
مَا تَرَنَّمَ الْهَزَارُ سَلَامُ

قَدْرَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ
عَدَدَ اللَّیْلِ وَالنَّهَارُ سَلَامُ

بَلْ عَلَیْكَ سَائِرَ الدَّهَرِ
عَدَدَ الزَّحْفِ وَالْفِرَارُ سَلَامُ

یَا سِرَاجُ المُنِیرُ مِنْ رَّبِّی
مَن بِهِ الْعَالَمُ اسْتَنَارُ سَلَامُ

یَا رَسُولَ الْأنَامِ أَحْمَدَهُمْ
قُدْوَةَ الْقَادَةِ الْخِیَارُ سَلَامُ

یَا مُعِینًا لِّكُلِّ مَلْهُوفٍ
خَیْرَ جَارٍ لِّذِی اسْتَجَارُ سَلَامُ

یَا صَبَا بَلِّغِی إِلَی حِبِّی
مِنْ بَعِیدٍ عَنِ الدِّیَارُ سَلَامُ

هَائِمٍ فِی طِلَابِ طَیْبَتِهِ
مُسْتَهَامٍ لَّهُ الْجُؤَارُ سَلَامُ

مُهْجَتِی بُنَیَتِی وَعَائِلَتِی
کُلُّهَا تُقْرِئُ الْمَزَارُ سَلَامُ

جَاءَتِ الْعُصَاةُ سُدَّ تَكُمْ
یَسْتَجِیرُوْنَ یَا مُجَارُ سَلَامُ

مِنْكُمُ تُرْتَجٰی شَفَاعَتُكُمْ
لِلْجُنَاةِ الْكِبَارُ سَلَامُ

وَیَتُوبُوْنَ مِنْ ذُنُوبِهِمْ
بَشِّرُوهُمْ بِالْاِغْتِفَارُ سَلَامُ

لِمَنِ ازْدَارَ طَیْبَتَكُمْ
جَنَّةُ الْخُلْدِ وَ الْقَرَارُ سَلَامُ

وَلِمَنْ هَوٰی مَدِینَتَكُمْ
مِثْلُهُ یَا خیار سَلَامُ

اِجْعَلُونِی مِنْ أَهْلِ بَلْدَتِكُمْ
وَعَلَیْكُمْ ذَوِی الْفَخَارُ سَلَامُ

مَا تَبَسَّمَتْ زُهُورُ رُبَی
كَالطَّلِ فِی الْخُضَارُ سَلَامُ

وَسَلَامٌ كَشَاقِبِ النَّجْمِ
ثُمَّ كَالشَّمْسِ فِی النَّهَارُ سَلَامُ

وَسَلَامٌ كَمَائِدِ الْغُصْنِ
ثُمَّ كَالزَّهْرِ فِی ازْدِهَارُ سَلَامُ

اِشْتَکٰی الْقَلْبُ ھِجْرُکُمْ
قَرِّبُوْنِی مِنَ الدِّیَارُ سَلَامُ
شَرَّفَ اللّٰہُ قَدْرَکُمْ
شَرِّفُوْنِی بِالْاِزْدِیَارُ سَلَامُ
کَمْ زَھَا مِنْکُمُ شَرَفٌ
کَمْ سَمَا مِنْکُمُ الْفَخَارُ سَلَامُ
کَمْ سَمَتْ بِکُمْ أُصُوْلُکُمْ
کَمْ عَلَا مِنْکُمُ النِّجَارُ سَلَامُ
سَادَتِی إِنَّکُمْ لَمَأْمَنَۃٌ
لِلَّذِی سَامَہُ الشِّرَارُ سَلَامُ
لَنْ یُضَامَ الَّذِی أَحَبَّکُمْ
بَلْ لَّہُ دَائِمُ الْوَقَارُ سَلَامُ
کَمْ لَکُمْ مِنْ سَوَابِغِ النِعَمِ
دَائِمَاتٍ بِلَا انْحِصَارُ سَلَامُ
أَخْتَرُ الْمُجْتَدِی یُبَلِّغُکُمْ
سَائِلًا مِّنْکُمُ الْجِوَارُ سَلَامُ

یَا مُجِیبُ یَا مُجَابُ

یَا مُجِیبُ یَا مُجَابُ
اَنْتَ نِعْمَ الْمُسْتَنَابُ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حَقّاً
اَنْتَ لِلنَّعْمَاءِ بَابُ
اَنْتَ مَاأَتَاهَا وَحِیْدًا
فِی الْوَرٰی اَنْتَ الْمَآبُ
بِالْھُدٰی وَالْحَقِ وَافٰی
اَلْخَلْقَ مَرْءٌ لَا یُرَابُ
خِیرَۃٌ لِلّٰہِ فِینَا
اَلْجَمِیْعُ مِنْہُ طَابُوا
اَحْمَدُ الْمُخْتَارُ حِبِّی
مَنْ لَہٗ وَجْہٌ یُھَابُ
شَعْرُہٗ مِثْلُ السَّحَابِ
وَرُضَابُہٗ شَرَابُ
صَدْرُہٗ الْمِشْکَاۃُ فِیهَا
شَمْعَۃٌ لَا بَلْ شِھَابُ
جُوْدُہٗ فَاقَ الْجَوَادِی
وَبِہٖ جَادَ السَّحَابُ

قُلُّهُ مَالَا یُحَدُّ
كُثُرُهُ بَحرٌ عُبَابُ
وَمَزَارُهُ آمَانٌ
وَلِمَنْ عَصیٰ مَتَابُ
اَخْتَرُ الْجَانِی اَتَاكَ
فَانُفِ عَنْهُ مَايُعَابُ

ذَا دُعَاءُ الْأنَاسِي أَجْمَعِهِمْ
اِسْتَجِبْ رَبَّنَا يَا مُجِيبَ الدُّعَا

مولای صلّ وسلّم دائماً أبدًا
على حبيبك خير الخلق كلّهم
محمد سيد الكونين والثقلين
والفريقين من عرب ومن عجم

ثَوَى الْمُفْتِى الْعُظَامُ مُخَلَّدًا

ثَوٰى الْمُفْتِى الْعُظَامُ مُخَلَّدًا
بِدَارٍ فَأَكْرِمْ بِهَا مِنْ دَارِ
حَوَتْ فِى عُقْرِهَا شَمْسَ زَمَانِهَا
فَأَمْسَتْ مِنْ سَنَاهَا مَطْلَعَ الْأَنْوَارِ
سَمَاءُ الْفَضْلِ بَدْرُ سَمَاءِنَا
أَيَادِيهِ فِينَا كَالسَّمَا الْمِدْرَارِ
سَمَاوَتُهُ غَابَتْ فَأَظْلَمَتِ الدُّنٰى
فَمَنْ لِوُقُوفٍ مَوْقِفَ الْمُحْتَارِ
لَوِاسْتَطَعْنَا لَكُنَّا فِدَاءَهُ
وَزِدْنَاهُ أَضْعَافًا مِّنَ الْأَعْمَارِ
وَلٰكِنَّ أَمْرَ اللّٰهِ لَا بُدَّ كَائِنُ
وَمَا حِيلَةٌ تُغْنِى مِنَ الْأَقْدَارِ
تَخَلَّيْتَ مِنْ دُنْيَاكَ يَا بَهْجَةَ الدُّنٰى
فَهَاتِيكَ قَفْرٌ دَارِسُ الْآثَارِ
رَحِيلُكَ شَيْخِى ثُلْمَةٌ أَىَّ ثُلْمَةٍ
بِذَا الدِّينِ جَلَّتْ عَنِ الْإِظْهَارِ
سَأَلُونِ أَخْتَرُ إِرْخَ رِحْلَةِ سَيِّدِى
فَقُلْتُ عَظِيمُ الشَّأنِ لَيْثُنَا الضَّارِى

كَيفَ الْوُصُولُ صَاحِ لَدَى الشَّامِخِ الاَشَمّ

كَيفَ الْوُصُولُ صَاحِ لَدَى الشَّامِخِ الأَشَمّ
مَنْ أَعْجَزَ الشَّوَامِخَ طُرّاً مِنَ الشَّمَمْ
مَا رِيعَ مِثْلُهُ فِى الْفَضْلِ وَالثَّنَا
فَهُوَ السَّمَاءُ لَيستُ مِنْ فَوْقِهَا سَمَا
فَاقَ الْمُجَاهِدِينَ هٰذَا الْمُجَاهِدُ
هٰذَا الْفَتَى بِذَاكُمْ شَهِدَتْ مَشَاهِدُ
إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا أَللّٰهُ رَبُّنَا
عَاشُوا بِمَوْتِهِمْ فِى دَوْحَةِ الْمُنَى
هَلْ ذَاكُمْ حَبِيبُ الرَّحْمٰنِ ثَاوِيَا
فِى الرَّمْسِ أَمْ سِرَاجٌ فِى التُّرْبِ خَافِيَا
شَبّهْتُهُ بِرَمْسٍ قَدْ ضَمَّ جِسْمَهُ
بِالْبَدْرِ حَلَّ فِى بُرْجٍ فَضَمَّهُ
مَا رَمْسُهُ سِوَى مِرْآةِ عَيْنِهِ
يَعْلُوهُ بَهْجَةٌ وَزَيْنٌ بِزَيْنِهِ
قَالُوا مَتَى مَضَى أَرَأَيْتَ أَخْتَرُ
نَادَيْتُ خَاضَ فِى النَّعْمَاءِ يُحْبَرُ
ا......٠......٣......ا......ھ

غِبْتَ فِی مَارَهْرَہْ مِصْبَاحَ الدُّنٰی شَمْسَ الْاَنَامْ

غِبْتَ فِی مَارَهْرَہْ مِصْبَاحَ الدُّنٰی شَمْسَ الْاَنَامْ
یَا زُکَاءَ مُصْطَفَانَا بَعْدَكَ الدُّنْیَا ظَلَامْ

یَا سَمَاءَ الْمَجْدِ دُمْتُمْ مَایُدَانِیکُمْ سَمَا
ذَلَّ مَنْ عَزَّ عَلَیْکُمْ مَنْ لَکُمْ ذَلَّ سَمَا

جُودُکُمْ فَاقَ الْجَوَادِی وَ بِکُمْ جَادَتْ سَمَا
خَیْرُکُمْ مَلَأَ الْبَوَادِی غَیْثُکُمْ عَمَّ الْوَرٰی

إِنَّمَا الْمَیِّتُ جَهُولٌ ذُو هَوٰی لَا أَنْتُمْ
قَدْ فَنَیْتُمْ عَنْ هَوَاکُمْ لِلْخُلُودِ نِلْتُمْ

قَبْلَ مَوْتٍ مُتُّمْ وَ بَعْدَ مَوْتٍ دُمْتُمْ
جِسْرَ مَوْتٍ جُزْتُمْ وَبِالْوِصَالِ فُزْتُمْ

عَوْنَ دِینِ الْمُصْطَفٰی یَا مَحْضُ یَا جُوْنَ الرِّضَا
جُدْ عَلَیْنَا یَا سَمَاءَ الْجُودِ یَا جَوْدَ النَّدٰی

اَعَیْنَایَ جُوْدَا وَلَا تَجْمُدَا

أَعَيْنَایَ جُودَا وَلَا تَجْمُدَا
وَكُونَا لِخَيْرِ الْبِلَادِ فِدَى
أَلَا تَبْكِيَانِ لَهَا مِنْ أَسَى
أَلَا تَهْمِيَانِ لِاَرْضِ الْهُدَى

وَمَا قَدْ أُبِيحَ لَهَا مِنْ حِمَى
وَمَا قَدْ أُرِيْقَ بِهَا مِنْ دِمَا
أَلَا تَبْكِيَانِ لِبَغْدَادِنَا
وَقَدْ قَذَّفُوهُ شِرَارُ الْعِدَى

أَلَا فَاسْلُوَانِیْ بِدَمْعٍ هَمِی
فَاِنَّ الْبُكَاءَ لَخَيْرُ الْعَزَا
بَلَايَا الزَّمَانِ غَدَتْ دِيمَةً
وَاِنَّ الْخُبَيْثِي اَشَدُّ الْبَلَا

اَدِمْ عِزَّ مَكَّةَ يَا رَبَّنَا
وَبُعْدًا لِّمَنْ ضَامَ اُمَّ الْقُرٰى
وَتَبًّا لِّمَنْ رَفَضُوا دِيْنَهُمْ
وَسُحْقًا لِّشِرْعَةِ عَبْدِ الْهَوٰى

لَقَدْ ضَلَّ قَوْمٌ بِاَصْنَامِهِم
وَاَمَّا بِهٰذَ الْخُبَيْثِي فَلَا
كَاَيِّنْ بِاِيْوَانَ مِنْ مُضْحِكٍ
وَلٰكِنَّهُ ضَحِكٌ كَالْبُكَا

جَهِلْتُمْ عَلَى النَّاسِ كَیْ تُجْهَلُوا
بَرَاقِشُ تَجْنِی عَلَى نَفْسِهَا

قَطَعْتُمْ عَنِ النَّاسِ حَبْلُكُمْ
فَجَرُّوا اِلَیْكُمْ حِبَالَ الرَّدٰى

خُبَیْنِیَّهٗ إِنْ شِئْتُمُ رِفْعَةً
فَدِینُوا بِمَا دَانَ اَهْلُ الرِّضَا

وَكُفُّوا عَنِ الرِّفْضِ خَیْرًا لَّكُمْ
وَكُفُّوا عَنِ النَّاسِ دَاْبَ الْاَذٰى

وَخَلُّوا الْعِرَاقَ یُخَلِّیكُمُ
وَكُونُوا لِجِیْرَتِكُمْ اَوْفِیَا

وَصَافُوا الْمَوَدَّةَ جِیْرَانَكُمْ
یَكُونُوا لَكُمْ جِیْرَةً اَصْدِقَا

وَرَاعُوا الْخَلِیْجَ كَاَوْطَانِكُمْ
فَلَا تُشْعِلُوا فِیْهِ نَارَ الْوَغٰى

وَكُونُوا مَعَ الْعُرْبِ اَقْوٰى یَدٍ
وَكُونُوا عَلٰى مَنْ سِوَاكُمْ یَدًا

دَعُوا مَنْ تَطَرَّفَ فِی مَعْزِلٍ
وَفِرُّوا اِلَى اللّٰهِ وَالْمُصْطَفٰى ﷺ

اِلَى الْمُصْطَفٰى فَافْزَعُوا تَهْتَدُوا
وَاِلَّا سَلَكْتُمْ طَرِیْقَ التَّوٰى

سَمِعْنَا بِرَهْطٍ خُمَيْنِيَّةٍ

سَمِعْنَا بِرَهْطٍ خُمَيْنِيَّةٍ
تَدَاعَوْا فَحَجُّوا إِلَى لَنْدَنِ
تَوَافَوْا بِلَنْدَنَ فِي مَجْمَعٍ
فَجَاءُوا بِرَأْيٍ لَّهُمْ أَلْعَنِ
أَرَادُوا ضَلَالَ الْوَرَىٰ مِثْلَهُمْ
فَوَدُّوا إِمَامَةَ ذَا الْأَرْعَنِ
تَمَنَّوْا وِلَايَةَ أَرْضِ الْهُدَىٰ
وَيَأْبَى الْإِلٰهُ سِوَى الْمُؤْمِنِ
وَحَقُّ أُولِى الْبَغْيِ فِي مَكَّةٍ
جَلَاءٌ عَنِ الْبَيْتِ وَالْمَأْمَنِ
وَمَنْ كَانَ حَرْبًا عَلَى مَكَّةٍ
فَمَا أَنْ يَحُجُّوا سِوَىٰ لَنْدَنِ
وَمَنْ سَامَ أَهْلَ الْحِجَازِ أَذًى
أُدِيمَتْ عَلَيْهِ رَحَى مَدْيَنِ

اَفِیضُوا بِهَیْجَاءَ اَوْ اَقْصِرُوا

أَلَا يَاخُمَيْنِيُّ يَا فَاجِرُ
أَفِقْ مِنْ ضَلَالِكَ يَاخَاسِرُ

أَفِيضُوا بِهَيْجَاءَ أَوْ أَقْصِرُوا
فَجَيْشُ الْعِرَاقِ هُوَ الظَّافِرُ

أَبَى أَنْ يَّهُونَ الْعِرَاقُ الْأَبِي
فَمَجْدُ الْعِرَاقِ هُوَ الظَّاهِرُ

وَإِنَّ الْعِرَاقَ بِعَلْيَاءِهِ
لَفِي غَايَةٍ مَّا لَهَا حَاصِرُ

لِيَهْنَا الْعِرَاقَ الْحَبِيبَ الْعُلَى
وَمَجْدٌ مَجِيدٌ لَّهُ زَاهِرُ

يَظَلُّ الْعِرَاقُ بِحِرْزِ الْإِلٰهِ
مَنِيعًا فَلَيْسَ لَهُ كَاسِرُ

وَيَرْدَى الْخُمَيْنِي وَأَحْزَابُهُ
أَذِلَّاءَ لَيْسَ لَهُمْ نَاصِرُ

وَيَكْفِي الْعِرَاقَ قِتَالَ الْعِدَى
مَلِيكُ الْعِدَى الْقَادِرُ الْقَاهِرُ

عِیدٌ یَدُوْمُ لَدَیْکُم

عِیدٌ　　یَدُوْمُ　　لَدَیْکُمْ
بِالْفَرَحِ　　فِیْ　　کُلِّ　　السَّنَہْ
یُمْنٌ　　یَعُودُ　　عَلَیْکُمْ
عِیداً　　سَعِیدَ　　الْاَزْمِنَہْ
فِیْ　　نِعْمَۃٍ　　وَ　　نُعُومَۃٍ
مَا　　اِنْ　　تُحَدُّ　　بِاَلْسِنَہْ
وَصَلَاۃُ　　مَوْلَانَا　　سَقَتْ
رَمْسًا　　لِنُورِ　　الْاَمْکِنَہْ

---

* کلام عید مبارک۔ برائے شیخ موسیٰ عربوش، جدہ۔ بموقع عید الفطر ۱۴۳۱ھ

هَنِيْئاً لِهٰذَا الْعِيْدِ اِنَّكَ عِيْدُهٗ
وَزَيْنُ الْعِيْدِ مِنْكَ مَزِيْدُهٗ
جَدِيْدُ الْعِيْدِ اَنْتَ تُعِيْدُهٗ
وَعِيْدًا لُقَلْبِ مِنْكَ مُدِيْدُهٗ
وَزَهْرَالْعِيْدِ وَجْهُكَ بَاسِماً
سُرُوْرَالْعِيْدِ دُمْتَ تَزِيْدُهٗ
لِعَرْبُوْش رُوْحُوا وَاَدُّوْا رِسَالَةً
هَنِيْئاً لِهٰذَا الْعِيْدِ اِنَّكَ عِيْدُهٗ

مرکز الدراسات الاسلامیه

"جامعة الرضا"

جامعة دينية علمية روحية تربوية تحتوى على شعبٍ كثيرة، تدرس فيها علوم و فنون متنوعة، فيها آلاف من الطلبة الكرام من الهند و خارج الهند ينهلون من نميرها الفياض۔

وهى الآن تتقدم تحت رئاسة مؤسسها فضيلة تاج الشريعة العلامة المفتى محمد أختر رضا القادرى الأزهرى مدظله العالى وتحت ادارة نجله الكريم فضيلة الشيخ محمد عسجدرضا القادرى حفظه الله تعالىٰ۔

نسأل الله تعالىٰ ان يجعله حصناً حصيناً لاهل السنة والجماعة وذخراً و فخراً للاسلام والمسلمين ويحميه من اعدائه اعداء الدين۔ آمين بجاه النبى الكريم عليه وعلىٰ آله افضل الصلاة واكرم التسليم۔

خادم العلم الشريف

عاشق حسين الكشميرى

۲۰/شعبان المعظم ۱۴۳۷ھ